حسن حسین حسنین سبطین اور تحسین کا رس، میرے سلمان میں سلامت رہا

(حضور امین شریعت علیہ الرحمہ)

شہزادۂ امین شریعت، داماد تاج الشریعہ، قاضی چھتیس گڑھ

حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد سلمان رضا خاں مدظلہ العالی

کی حیات وخدمات پر مشتمل

حکیم شریعت

ایک مختصر تعارف

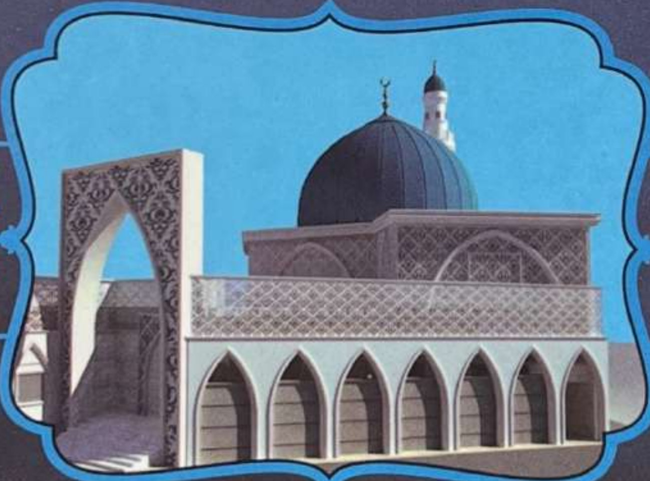

تصنیف

خلیفہ امین شریعت وتاج الشریعہ **ابو علوان محمد اشرف رضا قادری** چیف ایڈیٹر امین شریعت سہ ماہی

امین شریعت دار المطالعہ

بلودابازار چھتیس گڑھ

حضرت علامہ سید اقبال احمد حسنی برکاتی

سکریٹری ''البرکات ٹرسٹ'' رجسٹرڈ (شہر گیا)

مسند نشین سجادۂ امین شریعت، فرمانروائے کشور اخلاص ومحبت،، داماد حضرت تاج شریعت، مداوائے دل گداختگان معرفت، پیکر اعمال سنن رسول رحمت، مرجع متلاشیان مشرب قادریت، مداح شہزادگان خانوادۂ برکاتیت، برج عرفان مسلک اعلی حضرت، شیخ طریقت، عالی مرتبت حضرت علامہ ومولانا سلمان رضا خان دامت فیوضھم علی المسلمین، ایک ایسے دانائے راز ورموز ومعارف امین شریعت ہیں جن میں حضور سبطین ملت قدست اسرارھم کی علمی، عملی، فکری، تنظیمی حیات اوران کے مطابق معمولات ومعاملات کی رواں دواں اور متحرک تصویر جملہ عاشقان حضرت امین شریعت کو روش بہ روش اور قدم بہ قدم دکھائی دیتی ہے۔ صلابت واصابت رائے، ہر خرد وکلاں کی بلا امتیاز امارت وغربت شناخت کا جوہر زرتاب حضرت سلمان میاں صاحب قبلہ کی قبائے علم ومعرفت پر دور سے محسوس کیا جاسکتا ہے۔

ان کو محسوس کیا جائے ہے خوشبو کی طرح
وہ کوئی شور نہیں ہیں کہ سنائی دیں گے

حسن حسین حسنین سبطین اور تحسین کا 'س' میرے سلمان میں سلامت رہا

(حضور امین شریعت علیہ الرحمہ)

شہزادۂ امینِ شریعت، دامادِ تاج الشریعہ، قاضی چھتیس گڑھ

حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد سلمان رضا خاں مدظلہ العالی

کی حیات و خدمات پر مشتمل

حکیمِ شریعت

ایک مختصر تعارف

تصنیف

خلیفہ امینِ شریعت و تاج الشریعہ
ابوعلوان محمد اشرف رضا قادری
چیف ایڈیٹر امینِ شریعت سہ ماہی

امینِ شریعت دار المطالعہ
بلودابازار چھتیس گڑھ

چرخِ علم و فضل کے شمس و قمر سلمان ہیں
جلوۂ احمد رضا سے خوب تر سلمان ہیں
اشرفؔ

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب	:	حکیم شریعت: ایک مختصر تعارف
مصنف	:	محمد اشرف رضا قادری
حسب فرمائش	:	محمد رضوان میمن صاحب گریابند چھتیس گڑھ
کمپوزنگ	:	حافظ محمد اسلم رضا صاحب بلوداباز ار چھتیس گڑھ
تزئین	:	محمد ہاشم دہلی
نمودِ اوّل	:	۲۰۲۲ء
زیر اہتمام	:	امین شریعت دار المطالعہ، بلوداباز ار چھتیس گڑھ (انڈیا)

ملنے کا پتہ

AMINE SHARIAT DARUL MUTALA
BHAI PROVISION STORE, OLD BUS STAND, BALODA BAZAR
DIST.: BALODA BAZAR BHATAPARA (C.G.)
PIN: 493332, MOB. :+91 79069-61855
92ashrafrazakhan@gmail.com

اجمالی فہرست

پہلا باب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حالاتِ زندگی

دوسرا باب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آباء واجداد

تیسرا باب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔فضائل وکمالات

چوتھا باب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔عادات وخصائل

پانچواں باب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اظہارِ محبت

چھٹا باب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حکیم شریعت ارباب علم ودانش کی نظر میں

ساتواں باب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔منظومات

تفصیلی فہرست مضامین

پہلا باب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حالاتِ زندگی

نسب نامہ ۹

ولادت باسعادت ۹

تعلیم وتربیت ۱۰

رسم دستار بندی ۱۱

مشاہیر اساتذہ کرام ۱۴

سند حدیث ۱۵

نکاح مسنونہ ۱۶

اولاد امجاد ۱۸

حج وزیارت ۱۹

مقامات مقدسہ کی زیارتیں ۱۹

ملکی وغیر ملکی اسفار ۲۰

دوسرا باب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آباء واجداد

خاندانی حالات وحسب ونسب ۲۲

جد امجد علامہ حسن رضا خاں ۲۴

دادا جان علامہ حسنین رضا خاں ۲۵

والد ماجد علامہ سبطین رضا خاں ۲۶

تیسرا باب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فضائل وکمالات

تدریسی خدمات ۲۹

بیعت وخلافت ۲۹

سند خلافت واجازت ۳۰

جانشینی کی وصیت ۳۲

قاضئ شریعت کا اعلان ۳۳

بزرگوں کی شفقتیں ۳۴

مناصب جلیلہ ۳۶

ایوارڈ ۳۶

''حکیم شریعت'' کا تکریمی خطاب ۳۷

قلمی صلاحیت ۳۷

چوتھا باب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عادات وخصائل

حسن اخلاق ۴۰

عاجزی وانکساری ۴۱

حق گوئی اور بے باکی ۴۲

عشق رسول ۴۲

اولیائے کرام سے محبت والفت ۴۴

تصلب فی الدین ۴۴

پانچواں باب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اظہارِ محبت

مکتوبات کی اہمیت ۴۸

مکتوب علامہ حسنین رضا خان بنام حضور سلمان ملت ۵۰

مکاتیب امین شریعت بنام حضور سلمان ملت ۵۱

چھٹا باب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حکیم شریعت ارباب علم ودانش کی نظر میں

میر سید حسین احمد واحدی بلگرامی مدظلہ العالی ۵۸

حضور سید محمد حسینی میاں اشرفی مدظلہ العالی ۵۹

حضرت مولانا مفتی مقصود عالم ضیائی صاحب ۶۰

حضرت مولانا مفتی ذوالفقار خاں نعیمی صاحب ۶۱

حضرت مولانا مفتی عبد المغنی رضوی صاحب ۶۲

حضرت ڈاکٹر معین احمد خاں رضوی بریلوی ۶۴

حضرت مولانا غلام مصطفےٰ نعیمی ایڈیٹر سواد اعظم ۶۵

حضرت علامہ سید اقبال احمد حسنی برکاتی صاحب ۶۷

حضرت مولانا شاہد القادری صاحب ۶۸

حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمن صاحب ۷۱

ساتواں باب ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ منظومات

محمد اشرف رضا قادری (مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت) ۷۴

حضرت مولانا پھول محمد نعمت رضوی صاحب ۸۶

عکس ۸۹

پہلا باب

حالاتِ زندگی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نسب نامہ:

حکیم شریعت حضرت علامہ مفتی محمد سلمان رضا خاں بریلوی بن امین شریعت علامہ مفتی سبطین رضا خاں بریلوی بن حکیم الاسلام علامہ حسنین رضا خاں بریلوی بن استاذ زمن علامہ حسن رضا خاں بریلوی بن امام الہند علامہ مفتی نقی علی خاں بریلوی بن شیخ الہند علامہ رضا علی خاں نقشبندی بن حافظ کاظم علی خاں افغانی بن اعظم علی خاں افغانی بن سعادت یار خاں افغانی بن سعید اللہ خاں افغانی [علیہم الرحمہ]

ولادت باسعادت:

حضرت استاذ زمن علیہ الرحمہ کے پوتے کے گھر ایک چاند سا ٹکڑا شہزادہ نے جنم لیا، اہل خانہ خوشیوں میں مچل رہے تھے، پہلے شہزادے کی ولادت کی خوشی میں حضرت والد گرامی حضور امین شریعت علامہ مفتی محمد سبطین رضا خاں قادری علیہ الرحمہ کی مسرت کی انتہا نہیں تھی، وقت سعید تھا، ۲۱؍ شوال المکرم ۱۳۸۵ھ مطابق ۱۳؍فروری ۱۹۶۶ء بروز اتوار صبح ۴؍ بجے پیدائش ہوئی، ۴؍مارچ ۱۹۶۶ء مطابق ۱۳؍صفر ۱۳۸۶ھ بروز شنبہ تقریبا تین ماہ بائیس دن کی عمر میں کانکیر چھتیس گڑھ کی سرزمین میں بڑے تزک واحتشام کے ساتھ عقیقہ کیا گیا۔ خاندانی رسم کی بنیاد پر ''محمد'' نام رکھا گیا، اصل نام ''محمد جنید رضا'' تجویز ہوا، اور عرفیت ''محمد سلمان رضا''

ہوئی۔ والدین کریمین نے بڑے ناز و پیار سے تربیت شروع کی۔

تعلیم وتربیت:

شہزادۂ عالی وقار حضرت علامہ مفتی محمد سلمان رضا خاں مدظلہ العالی کی فیروز بختی کہ اللہ کے مقدس ولی، حضور مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خاں نوری بریلوی علیہ الرحمہ نے ۴؍سال، ۴؍ماہ، ۴؍دن کی عمر میں بسم اللہ خوانی کرائی، تعلیمی سلسلہ کا آغاز ہوا، ابتدائی تعلیم حضرت والد گرامی علیہ الرحمہ سے حاصل کی، اور فارسی وعربی کی ابتدائی کتابیں عم محترم خلیفۂ سرکار مفتی اعظم ہند، حضور تاج الاصفیا علامہ مفتی حبیب رضا خاں قادری علیہ الرحمہ سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ مزید اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے ''جامعہ نوریہ رضویہ'' باقر گنج بریلی شریف میں داخلہ کرایا، اور وہاں منہاج العربیہ، میزان منشعب، علم الصیغہ، ہدیہ سعیدیہ، نور الایضاح، مرقات، مختصر المعانی، جلالین شریف اور بخاری شریف صدر العلماء خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی تحسین رضا خاں صاحب سے پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ حضور صدر العلماء علیہ الرحمہ بڑی جماعت کی کتابیں پڑھایا کرتے تھے لیکن اپنے بھتیجے حضور حکیم شریعت سے اس قدر محبت فرمایا کرتے تھے کہ ان کی خواہش پر اعدادیہ سے لے کر دورۂ حدیث تک کی تعلیم میں ہر درجہ کی کوئی ایک کتاب اپنے ذمہ لے لی۔ حضور حکیم شریعت (اپنے مضمون ''صدر العلماء میرے مربی'') لکھتے ہیں:

> ''یہ میری سعادت مندی اور خوش بختی ہے کہ مجھے بزرگوں (مع سیدی ومرشدی آقائی وملجائی سیدنا سرکار مفتیٔ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ) کی عنایتوں اور شفقتوں کا وافر حصہ اور ان کی صحبت اور قرب کا موقع ملا۔ آپ (صدر العلماء) جب منظر اسلام سے علیحدہ ہوئے اور جامعہ نوریہ کا قیام وجود میں آیا تو ابتداءً پرانا شہر کی مسجد

> مرزائی مسجد میں تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا، اسی وقت سے میری بھی باقاعدہ دینی تعلیم کا آغاز ہوا۔ اعدادیہ سے لے کر دورۂ حدیث تک کی تعلیم میں ہر درجہ کی کوئی ایک کتاب ضرور میری خواہش پر ان کے درس میں شامل رہی۔'' (تجلیات رضا کا صدر العلماء محدث بریلوی نمبر ص ۳۸۸)

ماہرین علوم وفنون سے تعلیم حاصل کر کے ۲۴؍صفر المظفر ۱۴۱۳ھ مطابق ۲۴؍اگست ۱۹۹۲ء میں سند فراغت حاصل کی۔ آپ نے خصوصی طور پر علم حدیث حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں زانوئے ادب تہہ کر کے پڑھا اور فتویٰ نویسی کی تربیت بھی اسی بارگاہ میں ہوئی، آپ نے پہلا فتویٰ بہت ہی عمدہ پیرائے میں لکھ کر حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی خدمت بابرکت میں پیش کیا تو خوشی کی انتہا نہیں رہی، حضرت نے بغور فتویٰ دیکھ کر بغیر کسی رد وبدل کے تصدیق فرما کر ''الجواب صحیح'' تحریر فرمادی۔

رسم دستار بندی:

حضور حکیم شریعت کی دستار بندی کے وقت والد گرامی حضور امین شریعت، عم محترم صدر العلما علامہ تحسین رضا خاں صاحب، عم محترم مفتی حبیب رضا خاں صاحب، حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہم الرحمہ، محدث کبیر علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی امجدی مدظلہ العالی کے علاوہ خاندان کے تمام بزرگ اور سینکڑوں علمائے کرام اور مشائخ عظام موجود تھے، دستار بندی کے وقت حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے اپنے دست مبارک سے عارف حق سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کا عمامہ شریف آپ کے سر پر سجایا، اس پر بہار موقع پر سرکار سیدنا تاج الشریعہ علیہ الرحمہ، حضور مفتی حبیب رضا خاں اور مخدومہ والدہ ماجدہ نے والہانہ انداز میں تہنیت کے کلام پیش کئے۔ جو مندرجہ ذیل ہیں:

کلام سرکار تاج الشریعہ:

یهناك تاج فضل سلمان بالسلام
دم فی جنان علم فی منعة الکرام
یا ابن الکرام قوم ودم من الانام
انت الذی ترجی فی ذالك المقام
عم فی بحار علم ما ان تخاف درکا
انی یخاف درکا من فاز بالمرام
اروالانام طرا من هلهل علوم
لا یصدرن ظامی لا یصدرن ظامی
بورکت من غلام بورکت یا ابن هام
مادامت الرجال تقتم قوق هام

کلام عم محترم مفتی حبیب رضا خاں علیہ الرحمہ:

اے خالق ارض و سما
کرتا ہوں تجھ سے التجا
بہر جناب مصطفی
مقبول ہو مری دعا
سلمان کو میرے خدا
کر دے جنید باصفا
صدقہ میں یہ حسنین کے
ہو گمرہوں کا رہنما
جو اس کو دیکھے یوں کہے
ہے یہ حسن کا لاڈلا

یا یہ کہے اک پھول ہے
احمد رضا کے باغ کا
ہیں اور جو بھائی بہن
ہے ان کے حق میں یہ دعا
ماں باپ کا سایہ رہے
سب کے سروں پر دائما
بڑھتے رہیں گلشن میں گل
کھلتا رہے باغِ رضا

والدہ مخدومہ مدظلہا العالیہ:

روشن کرو نام سلف
بن کر رہو ناز خلف
حاصل کرو ایسا شرف
چھا جاؤ تم چاروں طرف
نور کی تمہید ہو
تم مطلع خورشید ہو
ہوگے تمہیں فخر زمن
بے جا نہیں یہ حسن ظن

کلام مولانا مختار احمد بہیڑوی مدظلہ العالی (بحکم تاج الشریعہ):

مرحبا اے جشن دستار فضیلت مرحبا
ہو رہی ہے ہر طرف باران رحمت مرحبا

کلام سرکار تاج الشریعہ:

یهناك تاج فضل سلمان بالسلام
دم فی جنان علم فی منعة الکرام
یا ابن الکرام قوم او دم من الانام
انت الذی ترجی فی ذالك المقام
عم فی بحار علم ما ان تخاف درکا
انی یخاف درکا من فاز بالمرام
ارو الانام طرا من هلهل علوم
لا یصدرن ظامی لا یصدرن ظامی
بورکت من غلام بورکت یا ابن هام
مادامت الرجال تقتم قوق هام

کلام عم محترم مفتی حبیب رضا خاں علیہ الرحمہ:

اے خالق ارض و سما
کرتا ہوں تجھ سے التجا
بہر جناب مصطفیٰ
مقبول ہو مری دعا
سلمان کو میرے خدا
کر دے جنید باصفا
صدقہ میں یہ حسنین کے
ہو گمرہوں کا رہنما
جو اس کو دیکھے یوں کہے
ہے یہ حسنؔ کا لاڈلا

یا یہ کہے اک پھول ہے
احمد رضا کے باغ کا
ہیں اور جو بھائی بہن
ہے ان کے حق میں یہ دعا
ماں باپ کا سایہ رہے
سب کے سروں پر دائما
بڑھتے رہیں گلشن میں گل
کھلتا رہے باغِ رضا

والدہ مخدومہ مدظلہا العالیہ:

روشن کرو نام سلف
بن کر رہو ناز خلف
حاصل کرو ایسا شرف
چھا جاؤ تم چاروں طرف
نور کی تمہید ہو
تم مطلع خورشید ہو
ہوگے تمہیں فخر زمن
بے جا نہیں یہ حسن ظن

کلام مولانا مختار احمد بہیڑوی مدظلہ العالی (بحکم تاج الشریعہ):

مرحبا اے جشن دستار فضیلت مرحبا
ہو رہی ہے ہر طرف باران رحمت مرحبا

مل رہی ہے علم کی خیرات اہل ذوق کو
جوش پر آیا ہے فیض اعلیٰ حضرت مرحبا
آج استاذِ زمن کے گلستاں میں ہے بہار
ہر کلی ہر پھول پہ ہے تازہ رنگت مرحبا
اللہ اللہ حضرت سلماںؔ کی تقدیرِ بلند
سرور کونین کی پائی نیابت مرحبا
ہو مبارک آپ کو سلمانؔ یہ تاجِ عظیم
جس پہ قرباں ہے شکوہِ بادشاہت مرحبا
یہ مبارک نوجواں ہے فخر اہل خانداں
زندہ کی اس نے بزرگوں کی روایت مرحبا
آسمان علم کا بننا ہے تجھ کو آفتاب
حضرت اخترؔ کی تجھ پر ہے عنایت مرحبا
شاہزادے کو کیا راہ سلف پر گامزن
حضرت سبطینؔ کی تاثیرِ شفقت مرحبا
حضرت تحسینؔ رضا خاں کی نگاہ فیض نے
تیرے سینے میں جلا دی شمع حکمت مرحبا

مشاہیر اساتذہ کرام:

[۱]۔والد گرامی حضور امین شریعت علامہ مفتی محمد سبطین رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ
[۲]۔خسر محترم حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری علیہ الرحمہ
[۳]۔عم محترم حضور صدر العلما علامہ مفتی تحسین رضا خاں قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ
[۴]۔عم محترم حضور تاج الاصفیا علامہ مفتی حبیب رضا خاں قادری علیہ الرحمہ

[۵]۔حضرت علامہ مفتی مطیع الرحمٰن رضوی پورنوی مدظلہ العالی

سند حدیث:

۱] حضور نبی محتشم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
۲] حضرت ابو قابوس مولیٰ عبد الہ بن عمرو بن العاص
۳] حضرت سفیان بن عمرو بن دینار
۴] حضرت سفیان بن عینیہ
۵] حضرت عبد الرحمان بن بشر بن الحکم
۶] حضرت ابو حامد احمد بن محمد بن محمد محمش الزیادی
۷] حضرت ابو صالح احمد بن عبد المالک المؤذن
۸] حضور ابو سعید اسماعیل بن ابو صالح احمد بن عبد المالک نیشاپوری
۹] حضرت حافظ ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی الجوزی
۱۰] حضرت ابو الفرج عبد اللطیف بن عبد المنعم الحرانی
۱۱] حضرت ابو الفتح محمد بن محمد ابراہیم البکری المیدوی
۱۲] حضرت شیخ شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد التدمری
۱۳] حضرت شیخ ابو الفضل عبد الرحیم بن حسین عراقی
۱۴] حضرت شیخ شہاب الدین ابو الفضل احمد بن حجر عسقلانی
۱۵] حضرت شیخ شمس الدین سخاوی القاہری
۱۶] حضرت شیخ وجیہ الدین عبد الرحمٰن بن ابراہیم علوی
۱۷] حضرت شیخ محمد فلح لیمنی
۱۸] حضرت شیخ عبد الوہاب بن فتح اللہ بروجی
۱۹] حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی
۲۰] حضرت شیخ ابو الرضا بن اسماعیل دہلوی (نواسہ شیخ عبد الحق دہلوی)

٢١] حضرت شیخ سید مبارک فخر الدین بلگرامی

٢٢] حضرت شیخ سید طفیل محمد اترولوی

٢٣] حضرت سید شاہ حمزہ حسنی الواسطی بلگرامی ثم مارہروی

٢٤] حضرت سید شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی

٢٥] حضرت سید آل رسول احمدی مارہروی تلمیذ شاہ عبد العزیز محدث دہلوی

٢٦] حضرت مجدد اعظم سیدنا امام احمد رضا محدث بریلوی

٢٧] حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خاں محدث بریلوی

٢٨] حضرت تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری محدث بریلوی (علیہم الرحمہ)

٢٩] حضرت علامہ مفتی محمد سلمان رضا خاں رضوی بریلوی مدظلہ العالی

نکاح مسنونہ:-

٢٤ ر ذی القعدہ ١٤١٦ھ مطابق ١٣ ر اپریل ١٩٩٦ء بروز ہفتہ بمقام ایوان فرحت محلہ سیلانی بریلی شریف میں حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی شہزادئ عالی وقار کے ساتھ ایک خوش گوار شام کو حضور حکیم شریعت کے عقد نکاح کی رسم ادا کی گئی۔ حضرت علامہ قاضی عبد الرحیم قادری رضوی بستوی علیہ الرحمہ نے نکاح پڑھایا، اس پرنور موقع پر اہل خاندان کے علاوہ علما و مشائخ کثیر تعداد میں موجود تھے، حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے خصوصی دعاؤں سے نوازا، اس حسین موقع پر حضرت علامہ مفتی محمد یامین قادری رضوی مراد آبادی علیہ الرحمہ نے اپنی مسرت کا اظہار سہرا میں یوں پیش کیا ہے، ملاحظہ کریں:-

نہ ہیرا ہے، نہ موتی ہے، نہ ہے مرجان سہرے میں
مگر فضل خدا سے ہے انوکھی شان سہرے میں

رسول پاک کا ہے جلوۂ احسان سہرے میں
رضا کا غوث کا خواجہ کا ہے فیضان سہرے میں
بہ فیض حضرت نوری میاں پر نور ہے سہرا
ہے مانند قمر جلوہ نما سلمانؔ سہرے میں
حسنؔ کا اور رضاؔ و مصطفیؔ کا عکس ہے اس میں
نرالی نسبتوں سے ہے نرالی شان سہرے میں
یہ نوشہ کے بزرگوں کی دعاؤں کا نتیجہ ہے
جو ظاہر ہے بشکل سنبل و ریحان سہرے میں
تبسم ریز کلیوں کی زباں پر حمد باری ہے
سبھی گل پڑھ رہے ہیں سورۂ رحمان سہرے میں
تمنائے دل سبطینؔ کا ہے آئینہ سہرا
نمایاں مادر مشفق کا ہے ارمان سہرے میں
حبیبؔ و اخترؔ و تحسینؔ کی چشم عنایت سے
بڑھی ہے رونق محفل پڑی ہے جان سہرے میں
ادھر خوش ہیں صہیبؔ و عسجدؔ و افروزؔ و مناتیؔ
ہیں محو دید ادھر حسانؔ اور نعمانؔ سہرے میں
یہ باغ حامدؔ و حسنینؔ کے گلہائے خنداں ہیں
معطر جن کی خوشبو سے ہے ہر مہمان سہرے میں
اعزہ اقربا خواہر برادر شاد و فرحاں ہیں
کہ پورا ہو گیا ہر ایک کا ارمان سہرے میں
نظر آتے ہیں عالم اس لئے ہر سمت محفل میں
کہ ہے جلوہ کناں اک عالم قرآن سہرے میں

وصال یار لطف زندگی دیدار کی لذت
مہیا ہو گیا ہر عیش کا سامان سہرے میں
نزاکت ہے لطافت ہے کشش ہے دل فریبی ہے
امنڈ آیا ہے گویا حسن کا طوفان سہرے میں
گماں ہوتا ہے ہم کو ایسا نوشہ کے تشخص سے
کہ پورے کروفر سے ہے کوئی سلطان سہرے میں
اجالا ہے خوشی کا ہر طرف ایوان فرحت میں
ہے غم کا خاتمہ کلفت کا ہے فقدان سہرے میں
ہے محو لذت دیدار ہر خورد و کلاں اس دم
تمامی اہل محفل کا لگا ہے دھیان سہرے میں
یہ دولہا اور دلہن باغ رضا کے غنچہ و گل ہیں
ہیں مہمان رضا حاضر ہیں جو مہمان سہرے میں
دعا کرتا ہے یارب یہ امینؔ قادری تجھ سے
ترا لطف و کرم شامل رہے ہر آن سہرے میں

☆☆☆

اولاد امجاد:۔

حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی کو رب قدیر نے اپنے فضل بے پایاں سے ۵ راولاد نرینہ عطا فرمائی، جن میں سے ایک صاحبزادے کا انتقال بچپن میں ہوگیا تھا، الحمدللہ! ۴ رشہزادے بقید حیات ہیں۔

۱] محمد سفیان رضا خاں ۲] محمد حارث رضا خاں (جن کا بچپن میں انتقال ہوگیا) ۳] محمد شاذان رضا خاں ۴] محمد ملحان رضا خاں عرف مصطفی رضا خاں۔ ۵] محمد مجتبیٰ رضا خاں عرف رشدان رضا خاں

حج وزیارت:

اللہ تعالیٰ کا فضل خاص اور سرکار مدینہ ﷺ کی نگاہ فیض جس بندۂ خدا پر ہو جائے، اس کی قسمت کا ستارہ اوج پر ہوتا ہے، رب تعالیٰ کا کرم اور سرکار مدینہ ﷺ کا اذن کہ پہلی بار ۱۹۹۸ء میں اپنے ابا حضور سرکار امین شریعت علیہ الرحمہ کے ہمراہ حج کی سعادت وروضۂ انور ﷺ پر حاضر ہوئی، ، خوشیوں کی انتہا نہیں تھیں، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی مزید رحمت کاملہ اور سرکار مدینہ ﷺ کی مزید عنایتیں کہ ۵ رمرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت اور ۶ رمرتبہ عمرہ کی سعادت سے بہرہ مند ہوئے۔

مقامات مقدسہ کی زیارتیں:

حرمین طیبین کے ساتھ ساتھ ملک عراق کا سفر ۳ رمرتبہ ہوا، بغداد معلیٰ میں سیدنا غوث اعظم، سیدنا امام غزالی، سیدنا امام اعظم، سیدنا معروف کرخی، سیدنا ابوبکر شبلی، سیدنا حبیب عجمی، سیدنا بشر حافی، سیدنا ابوالحسن نوری، سیدنا منصور حلاج، سیدنا بہلول دانا، سیدنا سری سقطی، سیدنا جنید بغدادی، سیدنا امام موسیٰ کاظم، سیدنا امام جواد، سیدنا امام ابو یوسف علیہم الرحمہ اور اللہ کے مقدس نبی سیدنا یوشع بن نون علیہ السلام کے مزارات مقدسہ پر حاضری ہوئی۔ نجف اشرف میں سیدنا مولائے کائنات مولیٰ علی رضی اللہ عنہ، کربلا معلیٰ میں سیدنا شہید کربلا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سیدنا عباس علمبردار رضی اللہ عنہ، ۷۲ رشہدائے کربلا کے مزارات پر حاضری ہوئی، مسیب میں سیدنا محمد بن مسلم بن عقیل اور سیدنا ابراہیم بن مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہما کے مزارات پر حاضری اور کوفہ میں سیدنا مسلم بن عقیل اور دوسرے عاشقان اہل بیت کے مزارات پر حاضری اور کوفہ سے قریب سیدنا ایوب علیہ السلام اور آپ کی اہلیہ محترمہ کے مزارات پر حاضری نصیب ہوئیں۔ آپ کا ایک سفر ملک شام و فلسطین کا بھی ہوا جہاں بہت صحابہ کرام اور تابعین کے علاوہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، ، سیدتنا زینب بن مولیٰ علی رضی اللہ عنہا، سیدنا بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے مزارات، اور فلسطین میں بہت سے انبیائے کرام کے علاوہ

صحابی رسول سیدنا ایوب انصاری کی بارگاہ کے علاوہ بیت المقدس میں حاضری رہی۔

ملکی وغیر ملکی اسفار:

آپ نے مسلک اہلسنت اور مسلک اعلیٰ حضرت کی ترویج واشاعت کے لئے اندرون ملک اور بیرون ملک کے بہت سے اسفار کئے ہیں، غیر ملکی اسفار میں پاکستان، ساؤتھ افریقہ، دبئی، ابوظہبی، سری لنکا، معروف ہیں، ان اسفار میں دعوت وتبلیغ کے ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ نوریہ رضویہ کی اشاعت بھی باقاعدہ ہوئی، کافی تعداد میں افراد داخل سلسلہ ہوکر فیضان قادری سے مشرف ہوئے۔

☆☆☆

دوسرا باب

آباءواجداد

خاندانی حالات وحسب ونسب

اس خاندان عالی کے مورث اعلیٰ حضرت سعید اللہ خان افغانی ملک افغانستان کے مشہور و معروف ضلع قندھار سے ہجرت کر کے مغل دور حکومت میں ہندوستان تشریف لائے اور آپ کا تعلق بڑہیچ پٹھان سے تھا۔ لاہور کا شیش محل حکومت ہند نے جاگیر میں عطا کی، آپ کے صاحبزادے وزیر مالیات حکومت ہند حضرت سعادت یار خان افغانی تھے، جنہیں مغل حکومت کی جانب سے کافی مراعات حاصل تھے۔ اور آپ کے صاحبزادے حضرت اعظم خان افغانی اور پوتے حضرت حافظ کاظم علی خان افغانی تھے۔ حضرت حافظ کاظم علی خان افغانی علیہ الرحمہ نے دنیاوی تخت وتاج کو خیر آباد کہا، درویشی کو ترجیح دی، بدایوں سے بریلی منتقل ہو گئے، یہیں کے ہو کر رہ گئے اور اسی سرزمین پر آسودۂ خاک ہیں۔

مجاہد آزادی حضرت علامہ مفتی رضا علی خاں افغانی علیہ الرحمہ، حضرت حافظ کاظم علی خان افغانی علیہ الرحمہ کے نور نظر لخت جگر تھے، جن کی ولادت باسعادت ۱۲۲۴ھ/۱۸۰۹ء میں ہوئی اور وصال ۲/جمادی الاولیٰ ۱۲۸۲ھ میں ہوا، آپ کی ذات طیبہ سے علم دین کو بہت فروغ ملا، آپ نے ۱۲۴۶ھ میں باقاعدہ بریلی شریف میں دار الافتاء والقضا کی بنیاد رکھی، ہندوستان کی جنگ آزادی میں عملاً حصہ لیا، انگریزوں نے آپ کو قتل کرنے کے لئے سر کی بھاری قیمت لگادی، اور اعلان کر دیا کہ گرفتار کر کے لانے والے کو انعامات سے نوازا جائے گا۔

شہزادۂ مجاہد آزادی، رئیس الاتقیا حضرت علامہ مفتی نقی علی خاں قادری برکاتی محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی ولادت ۱۲۴۶ھ/۱۸۲۹ء میں ہوئی اور وصال ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء میں ہوا، آپ جماعت اہل سنت کے ایک جید عالم دین، عظیم

مصنف، مدبر، قائد، بے نظیر مدرس اور مسند افتا وقضا کے بے مثال مفتی وقاضی تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے ۳/نرینہ اولاد عطا فرمائی تھی:

[۱] مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی (ولادت: ۱۲۷۲ھ/۱۸۵۶ء۔ وصال: ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء)

[۲] استاذ زمن علامہ حسن رضا خاں قادری بریلوی (ولادت: ۱۲۷۶ھ/۱۸۵۹ء۔ وصال: ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء)

[۳] قدوۃ العلما علامہ مفتی محمد رضا خاں قادری بریلوی (ولادت: ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء۔ وصال: ۱۹۳۸ء) علیہم الرحمہ۔ تینوں شہزادے اپنی ذات میں انجمن تھے، ان نفوس قدسیہ کے احوال وکوائف سے کتب تاریخ مزین ہیں۔

[۱] مجدد اعظم امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی ۲/نرینہ اولاد تھی، [۱] خلیفہ سرکار نور حضور حجۃ الاسلام علامہ مفتی حامد رضا خاں قادری نوری بریلوی علیہ الرحمہ (ولادت: ۱۲۹۲ھ/۱۸۷۴ء۔ وصال: ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء) [۲] خلیفہ سرکار نور حضور مفتی اعظم ہند علامہ مفتی مصطفیٰ رضا خاں قادری نوری بریلوی علیہ الرحمہ (ولادت: ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء۔ وصال: ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۱ء)

حضرت حجۃ الاسلام علیہ الرحمہ کی ۲/نرینہ اولاد تھی [۱] حضرت مفسر اعظم ہند علامہ مفتی محمد ابراہیم رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمہ (ولادت: ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۶ء۔ وصال: ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۵ء) [۲] حضرت علامہ حماد رضا خاں قادری رضوی بریلوی علیہ الرحمہ (ولادت: ۱۳۳۴ھ/۱۹۱۶ء۔ وصال: ۱۳۷۵ھ/۱۹۵۶ء)

حضرت مفسر اعظم ہند علامہ مفتی محمد ابراہیم رضا خاں قادری علیہ الرحمہ کی ۵/نرینہ اولاد ہوئی [۱] ریحان ملت علامہ ریحان رضا خاں قادری علیہ الرحمہ [۲] حضرت تنویر رضا خاں قادری علیہ الرحمہ "مفقود الخبر" [۳] تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اسماعیل رضا خاں عرف محمد اختر رضا خاں قادری ازہری بریلوی

علیہ الرحمہ [۴] قمر العلما حضرت مولانا ڈاکٹر قمر رضا خاں قادری علیہ الرحمہ [۵] حضرت علامہ مولانا منان رضا خاں قادری مدظلہ العالی۔

۲] حضرت استاذ زمن علامہ حسن رضا خاں قادری علیہ الرحمہ کی ۳ر اولاد نرینہ تھی، [۱] علامہ حکیم حسین رضا خاں قادری (ولادت: ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۸ء۔ وصال: ۱۹۵۶ء) حکیم الاسلام علامہ حسنین رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمہ (ولادت: ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء۔ وصال: ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء) [۳] مولانا فاروق رضا خاں قادری علیہ الرحمہ۔

حکیم الاسلام علامہ حسنین رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمہ کی ۳ر اولاد نرینہ تھیں [۱] حضور امین شریعت علامہ مفتی سبطین رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمہ (ولادت: ۱۹۲۷ء وصال ۲۰۱۵ء) [۲] صدر العلما علامہ مفتی تحسین رضا خاں قادری محدث بریلوی علیہ الرحمہ (ولادت: ۱۹۳۰ء۔ وصال: ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء) [۳] تاج الاصفیا علامہ حبیب رضا خاں علیہ الرحمہ (ولادت: ۱۹۳۳ء۔ وصال:)

جد امجد علامہ حسن رضا خاں:

حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی کے پردادا حضرت استاذ زمن علامہ حسن رضا خاں قادری علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت ۲۲ر ربیع الاول ۱۲۷۶ھ/۱۹، اکتوبر ۱۸۵۹ء کو سرزمین بریلی شریف میں ہوئی، حضرت استاذ زمن علیہ الرحمہ نے تعلیم و تربیت اپنے والد بزرگوار علامہ نقی علی خاں بریلوی اور برادر اکبر سیدی امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کے زیر سایہ کرم حاصل کی اور معقولات ومنقولات میں مہارت تامہ حاصل کی، آپ بڑے ذہین وفطین تھے، شعروشاعری میں ملکہ راسخہ حاصل تھا، غزلیہ اشعار کی اصلاح رام پور میں حضرت داغ دہلوی سے لی اور نعتیہ شاعری کی اصلاح امام شعروادب سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی سے لی، آپ بہترین نثر نگار بھی تھے،

صحافت سے بھی منسلک تھے، آپ کی نگرانی اور آپ کے شاگرد عزیز جناب محمود علی عاشق کی ارادت میں فروری ۱۹۰۳ء میں "گلدستہ بہار بے خزاں" کا اجرا ہوا، اور اس سے پہلے ہفتہ وار "روز افزوں" ۱۹۰۲ء میں اجرا ہوا تھا۔ آپ نے تصنیف وتالیف کے ذریعہ بھی مسلک اہلسنت کی ترویج واشاعت کی اور اردو ادب کو فروغ دیا، رب العزت کا فضل وکرم اور سرکار مدینہ ﷺ کی عنایتیں کہ حج بیت اللہ کی سعادت اور روضۂ انور کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ کے ۳ر شہزادگان تھے۔ ۱] حضرت حکیم حسین رضا خاں بریلوی ۲] حضرت علامہ حسنین رضا خاں بریلوی ۳] حضرت مولانا فاروق رضا خاں بریلوی (ان کا عین جوانی میں انتقال ہوگیا) اور ایک شہزادی حضرت انوار فاطمہ عرف انوبی تھی۔ حضرت استاذ زمن علیہ الرحمہ کا انتقال سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی ہی کی حیات طیبہ میں ۱۳۲۶ھ/۱۹۰۸ء میں ہوا، اور سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور سٹی قبرستان بریلی شریف میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

دادا محترم علامہ حسنین رضا خاں بریلوی

حضرت حکیم الاسلام استاذ العلما علامہ مفتی محمد حسنین رضا خاں قادری نوری بریلوی علیہ الرحمہ بن استاذ زمن علامہ حسن رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ کی ولادت مبارکہ ۱۳۱۰ھ/۱۸۹۲ء میں ہوئی، آپ حضرت مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خاں بریلوی علیہ الرحمہ سے عمر شریف میں ۶ر ماہ بڑے تھے، حضرت حکیم الاسلام علیہ الرحمہ سیدی اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے بھتیجے، داماد، تلمیذ اور خلیفہ تھے، ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی، اور سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی، خلیفہ سرکار نور، شہزادۂ اعلیٰ حضرت حجۃ الاسلام علامہ مفتی حامد رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمہ سے منتہی کتب پڑھنے کا شرف حاصل رہا اور رام پور میں تاج المحدثین حضرت علامہ مفتی ارشاد حسین مجددی رام پوری علیہ الرحمہ سے ان کے "مدرسہ ارشاد العلوم" میں بھی

اکتساب علم کیا۔ آپ کو شرف بیعت سرکار نور سیدی شاہ ابوالحسین نوری مارہروی قدس سرہ العزیز سے حاصل تھا، بعد فراغت جامعہ رضویہ منظر اسلام بریلی شریف میں کئی سالوں تک تشنگان علوم نبویہ کی علمی پیاس بجھاتے رہے، آپ نے اشاعتی کام کے فروغ کے لئے ''حسنی پریس'' قائم کیا، اور ماہنامہ رسالہ ''الرضا'' بریلی شریف سے جاری کیا، حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی سرپرستی میں ایک فعال تنظیم ''جماعت انصار الاسلام'' قائم کیا، جس کے پلیٹ فارم سے سیاسی وسماجی اور دینی خدمات انجام دیئے، تحریک ندوہ کے مفاسد کے سدباب کے لئے حضرت محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے ہمراہ پٹنہ اور کلکتہ کا سفر کیا، آپ کے شہزادگان میں ۱] حضرت امین شریعت علامہ مفتی محمد سبطین رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمہ ۲] حضرت صدر العلما علامہ مفتی تحسین رضا خاں قادری رضوی محدث بریلوی علیہ الرحمہ ۳] حضرت تاج الاصفیا علامہ مفتی حبیب رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمہ اور شہزادی عالی وقار مخدومہ محترمہ حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ کی اہلیہ محترمہ نیک نام ہوئے۔ آپ کا وصال مبارک ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء میں ہوا حضرت حجۃ الاسلام علامہ حامد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی پائنتی کی جانب آرام فرما ہیں۔

والد ماجد علامہ سبطین رضا خاں بریلوی:

حضور امین شریعت علامہ مفتی سبطین رضا خاں قادری علیہ الرحمہ کی ولادت باسعادت سوداگران بریلی شریف نومبر ۱۹۲۷ء میں ہوئی، آپ کے والدین کریمین نے اپنی نگرانی میں تعلیم کا آغاز فرمایا، حضرت حافظ شبیر علی رضوی علیہ الرحمہ نے قرآن مجید پڑھائی، آپ نے دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف میں ابتدا تا انتہا ماہرین علوم و فنون سے تعلیم حاصل کی، حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ سے بھی اکتساب علم کیا، آپ نے درس وتدریس کا آغاز اپنے مادر علمی دار العلوم مظہر اسلام بریلی شریف سے کیا، اس کے بعد مدرسہ اشاعت الحق ہلدوانی، جامعہ عربیہ ناگپور، مدرسہ فیض العلوم کیش کال ضلع

بستر (چھتیس گڑھ) اور انجمن اسلامیہ کانکیر میں تقریباً ۲۰؍سال تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، آپ عارف حق ولی کامل سرکار سیدنا حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کے مرید وخلیفہ تھے، اور حضرت والد ماجد علیہ الرحمہ سے بھی اجازت حاصل تھی، آپ کا عقد فقیہ اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ مفتی عبدالرشید فتح پوری علیہ الرحمہ کی دختر نیک اختر سے ۲۸؍مارچ ۱۹۵۷ء کو ہوا، آپ کے ۴؍شہزادے تولد ہوئے، دو صاحب زادے کا بچپن میں ہی انتقال ہو گیا، بحمدہ تعالیٰ دو صاحب زادے اور تین صاحبزادیاں بقید حیات ہیں۔ آپ کا وصال ۹؍نومبر ۲۰۱۵ء کو ہوا، اور پرانا شہر بریلی شریف میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔ نماز جنازہ حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے پڑھائی۔

☆☆☆

تیسرا باب
فضائل وکمالات

تدریسی خدمات:

نبیرۂ استاذ زمن حضرت علامہ مفتی محمد سلمان رضا قادری مدظلہ العالی نے ماہرین علوم وفنون سے تربیت پاکر اپنے ہی مادر علمی جامعہ نوریہ رضویہ (بریلی شریف) میں مسند تدریس پر جلوہ گر ہوئے، خاندانی بزرگوں کا فیضان لئے ہوئے تشنگان علوم نبوت کی علمی پیاس بجھانے کا تقریباً ۱۲ رسال تک سلسلہ دراز رکھا، درس گاہ میں افہام و تفہیم کا انداز نرالا ہوا کرتا تھا، آپ کا مزاج یہ تھا کہ اسباق کا مطالعہ کر کے جانا اپنے اوپر لازم سمجھتے تھے، دوران درس اسباق کو طلبا کے ذہن وفکر میں اس طرح اتارتے کہ تمام اشکالات کے جوابات حل فرمادیا کرتے تھے۔فنی کتابیں پڑھانے میں اللہ تعالیٰ نے ملکہ راسخہ عطا فرمایا تھا، آپ نے ایک سال ادارۂ شرعیہ دارالعلوم انوار مصطفی [رائے پور، چھتیس گڑھ] میں بھی تدریسی کمالات کا مظاہرہ کیا اور آپ کی بارگاہ سے کثیر تعداد میں طلبائے کرام نے استفادہ کیا۔

بیعت وخلافت:

حضور حکیم شریعت کی قسمت کا ستارہ عروج پر رہا کہ عارف برحق سلطنت روحانیت کے عظیم تاجدار سرکار سیدنا حضور مفتی اعظم ہند علامہ مفتی مصطفی رضا خاں قادری نوری بریلوی علیہ الرحمہ کی حیات طیبہ کا ساعت مسعود پایا اور آپ کے حلقۂ ارادت میں داخل ہوکر نیک بختی کا تمغۂ جاودانی حاصل کیا۔

آپ خاندانی سلسلہ میں شرف خلافت سے مشرف تھے، حضرت والد گرامی حضور امین شریعت علیہ الرحمہ نے شرف خلافت سے مالا مال کیا اور خلافت نامہ پر حضور امین شریعت نے ''العزیز السعید المولوی محمد جنید رضا عرف سلمان میاں سلمہ الرحمٰن'' تحریر فرمایا۔ اور ایک خلافت نامہ جو اپنے دست مبارک سے لکھ کر عطا فرمایا تھا اس میں

''الولد العزیز'' لکھا، جس طرح سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے حضور امین شریعت کے خلافت نامہ میں حضرت امین شریعت کو''الولد العزیز'' لکھا تھا۔

۲۰۰۶ء میں عرس اعلیٰ حضرت کے پر بہار موقع پر تمام سادات کرام، علماء و مشائخ کی موجودگی میں مخدوم اہلسنت سرکار سیدنا حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے قائد ملت حضرت علامہ مفتی عسجد رضا خاں قادری مدظلہ العالی اور ہمارے ممدوح کرم حکیم شریعت حضرت علامہ مفتی محمد سلمان رضا خاں قادری مدظلہ العالی کو ایک ساتھ شرف خلافت سے سرفراز فرمایا۔

سند خلافت واجازت:

۱] سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم
۲] سیدنا مولائے کائنات مولی علی رضی اللہ عنہ
۳] شہید کربلا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ
۴] سیدنا امام زین العابدین علی اوسط رضی اللہ عنہ
۵] سیدنا امام باقر رضی اللہ عنہ
۶] سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ
۷] سیدنا امام موسیٰ کاظم رضی اللہ عنہ
۸] سیدنا امام علی رضا رضی اللہ عنہ
۹] سیدنا امام معروف کرخی رضی اللہ عنہ
۱۰] سیدنا سری سقطی رضی اللہ عنہ
۱۱] سیدنا امام الطائفہ جنید بغدادی رضی اللہ عنہ
۱۲] سیدنا ابکر شبلی رضی اللہ عنہ
۱۳] سیدنا ابوالفضل عبدالواحد تمیمی رضی اللہ عنہ
۱۴] سیدنا ابوالفرح طرطوسی رضی اللہ عنہ

۱۵] سیدنا ابوالحسن القرشی رضی اللہ عنہ
۱۶] سیدنا ابوسعید المخزومی رضی اللہ عنہ
۱۷] سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر الجیلانی البغدادی رضی اللہ عنہ
۱۸] سیدنا عبدالرزاق البغدادی رضی اللہ عنہ
۱۹] سیدنا ابوصالح البغدادی رضی اللہ عنہ
۲۰] سیدنا محی الدین ابونصر البغدادی رضی اللہ عنہ
۲۱] سیدنا علی البغدادی رضی اللہ عنہ
۲۲] سیدنا موسیٰ البغدادی رضی اللہ عنہ
۲۳] سیدنا حسن البغدادی رضی اللہ عنہ
۲۴] سیدنا احمد جیلانی البغدادی رضی اللہ عنہ
۲۵] سیدنا بہاالدین دولت آبادی رضی اللہ عنہ
۲] سیدنا براہیم ایرجی دہلوی رضی اللہ عنہ
۲] سیدنا شاہ بھکاری کاکوروی رضی اللہ عنہ
۲] سیدنا قاضی ضیاء الدین رضی اللہ عنہ
۲] سیدنا شاہ جمال الاولیاء فتحپوری رضی اللہ عنہ
۳] سیدنا محمد ترمذی کالپوی رضی اللہ عنہ
] سیدنا احمد ترمذی کالپوی رضی اللہ عنہ
۳۲] سیدنا شاہ فضل اللہ ترمذی کالپوی رضی اللہ عنہ
۳] سیدنا شاہ برکت اللہ عشقی مارہروی رضی اللہ عنہ
۳۴] نا شاہ آل محمد مارہروی رضی اللہ عنہ
۳۵] سید شاہ آل حمزہ عینی مارہروی رضی اللہ عنہ
۳۶] سیدنا شا آل احمد اچھے میاں مارہروی رضی اللہ عنہ

۳۷] سیدنا آل رسول احمدی مارہروی رضی اللہ عنہ

۳۸] سیدنا شاہ ابوالحسین نوری مارہروی رضی اللہ عنہ

۳۹] سیدنا شاہ امام احمد رضا محدث بریلوی رضی اللہ عنہ

۴۰] سیدنا حجۃ الاسلام شاہ حامد رضا خاں محدث بریلوی رضی اللہ عنہ

۴۱] سیدنا حضور مفتی اعظم ہند شاہ مصطفی رضا خاں نوری محدث بریلوی رضی اللہ عنہ

۴۲] سیدنا حضور امین شریعت علامہ مفتی محمد سبطین رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ

۴۳] حضرت علامہ سلمان رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی

۴۰] سیدنا مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفیٰ رضا خاں نوری محدث بریلوی علیہ الرحمہ

۴۱] سیدنا حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں بریلوی رضی اللہ عنہ

۴۲] حضرت علامہ مفتی محمد سلمان رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی

جانشینی کی وصیت:

حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کی نگاہ ولایت نے جانشینی کے سلسلہ میں ایسی کرامت ظاہر کی کہ آج مخالفین کی زبانوں میں قفل پڑ گئے اور اپنی حیات ظاہری میں جانشینی کے تمام شرائط تحریر فرما کر تمام اعتراضات کو ہمیشہ کے لئے کافور کر دیا۔ وصیت نامہ ملاحظہ فرمائیں:

وصیت نامہ

"میں محمد سبطین رضا خاں بن محمد حسنین رضا خاں اپنے پورے ہوش و حواس میں اپنی اولاد کو بالخصوص محمد سلمان رضا اور محمد نعمان رضا خاں کو وصیت کرتا ہوں کہ سختی سے مسلک اہل سنت والجماعت (مسلک اعلیٰ حضرت) پر قائم رہیں، اور ہمہ وقت بدمذہبوں سے تنفیر اور ترویج مسلک اعلیٰ حضرت میں کوشاں رہیں، یہی وصیت اپنے تمام احباب و اقارب، متعلقین، متوسلین، سلسلہ رضویہ کو کرتا ہوں۔

"محمد سلمان رضا کو بشرط علم و عمل و استقامت اپنا ولی عہد مقرر کرتا ہوں، محمد نعمان رضا کو اسی شرط پر محمد سلمان رضا کا معاون مقرر کرتا ہوں، اور دونوں کو اتحاد و اتفاق اور ترویج مسلک میں ایک دوسرے کے تعاون کی ہدایت کرتا ہوں، مسجد و مدرسہ کے متولی و اراکین سب مسلک اعلیٰ حضرت پر کاربند ہوں، اور معمولات اہل سنت سلام وغیرہ بدستور قائم رکھے جائیں۔ کسی کو معلوم نہیں کہ وہ کب دنیا سے رخصت ہوگا، اور اس کی آخری آرام گاہ کہاں ہوگی،، لہذا بعد انتقال جو جگہ احباب کی رائے سے متعین ہو وہاں مجھے دفن کیا جائے، اس سلسلہ میں اگر کوئی وصیت پہلے ہوئی وہ کالعدم ہے"۔

محمد سبطین رضا قادری بریلوی

۱۱۶، کانکر ٹولہ، پرانا شہر، بریلی شریف، بروز اتوار، ۱۳/ اپریل ۲۰۱۴ء،

قاضئ شریعت کا اعلان:

نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ آج مورخہ ۲۰/ ذی القعدہ ۱۴۳۴ھ بمطابق ۲۷/ ستمبر ۲۰۱۳ء بروز جمعہ جانشین مفتی اعظم ہند قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قبلہ ازہری میاں بریلی شریف نے مسجد غریب نواز، سنجے نگر رائے پور چھتیس گڑھ میں جمعہ کی نماز پڑھائی، اور نماز سے پہلے حضور موصوف نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ حضور امین شریعت، حضرت علامہ سبطین رضا خاں صاحب قبلہ کی مسلسل علالت اور کمزوری کی وجہ سے اہل سنت والجماعت کو ایک مضبوط اور دینی قیادت کی ضرورت ہے، اس لئے میں شہزادہ حضور امین شریعت حضرت علامہ سلمان رضا خاں صاحب کو رائے پور اور اطراف رائے پور بلکہ پورے چھتیس گڑھ کے لئے امین شریعت کا قائم مقام اور قاضی و قائد منتخب کرتا ہوں، چھتیس گڑھ کے تمام اہل سنت کے افراد دینی امور بالخصوص رویت ہلال کے مسئلہ میں انہیں سے رجوع کریں اور انہیں کے اعلان پر عمل کریں۔

فقیر محمد اختر رضا قادری ازہری غفرلہ

من جانب: مسجد غریب نواز، سنجے نگر، رائے پور، چھتیس گڑھ

بزرگوں کی شفقتیں:

حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کے ساتھ جب بھی حضور سلمان میاں دام ظلہ سرکار مفتی اعظم ہند کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو سرکار مفتی اعظم ہند حضور سلمان میاں کو دیکھ کر فرماتے کہ کس کا بچہ ہے؟ حاضر باش میں سے کوئی عرض کرتا حضور! سبطین میاں کا بیٹا ہے، حضرت مفتی اعظم ہند فرماتے: ماشاء اللہ، بارک اللہ، اللہ علم نافع عطا فرمائے۔ حضرت مفتی اعظم ہند نے حضرت سلمان میاں مدظلہ العالی سے قرآن پاک بھی سنا ہے، جسے سن کر بہت خوش ہوتے اور فرماتے ''اللہ علم نافع عطا فرمائے'' حتی کہ حضور مفتی اعظم ہند کے وصال والی رات حضرت سلمان میاں مدظلہ العالی اپنے والد گرامی کے ساتھ موجود تھے، سرکار مفتی اعظم ہند کو نماز کے لئے وضو کرایا گیا، حضرت مفتی اعظم کے وضو کا پانی حضور سلمان میاں صاحب قبلہ اور ان کی چھوٹی ہمشیرہ نے تبرکا نوش فرمایا۔ حضور حکیم شریعت پر ہمیشہ سرکار مفتیٔ اعظم ہند کی خصوصی توجہات اور نظر عنایت رہی چنانچہ جب سرکار مفتیٔ اعظم ہند کانکیر چھتیس گڑھ تشریف لائے تو مرشد کریم حضور امین شریعت فرماتے ہیں کہ:

''سلمان میاں پر حضرت کی خصوصی نظر کرم ہے۔ یہاں کے قیام کے دوران اسے (سلمان میاں) ۱۵۱؍ روپے عنایت فرمائے اور سب کو ۵-۵ روپے''

(حضور امین شریعت کی ڈائری سے ماخوذ)

حضور حکیم شریعت بچپن سے ہی بڑے ذہین تھے۔ ان کی ذہانت سے متعلق حضور امین شریعت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

''دروازہ پر ایک شخص جو دھوتی باندھے ہوئے تھا کسی کام سے آیا۔ اس سے (سلمان میاں) کہنے لگا کہ آپ پائجامہ پہن کر آئیے ورنہ ہم ناراض ہو جائیں گے۔ میں نے کہا تم چھوٹے سے آدمی ہو گئے

۔ کہنے لگا ''ہم چھوٹے ہیں، اللہ بڑا کرے گا۔''

(حضور امین شریعت کی ڈائری سے ماخوذ)

اسی طرح خلیفہ سرکار حجۃ الاسلام حضور مجاہد ملت علامہ مفتی حبیب الرحمٰن قادری حامدی اڑیسہ علیہ الرحمہ نے بھی حضرت سلمان میاں مدظلہ العالی کو گود میں بٹھا کر دعاؤں سے نوازا۔

آپ کے نانا جان فقیہ اعظم مہاراشٹر حضرت علامہ مفتی عبدالرشید خاں فتح پوری علیہ الرحمہ بھی آپ سے بے پناہ محبت فرماتے، قرآن پاک آپ اپنے نانا جان کو سناتے نیز جہاں کہیں میلاد پاک کی محفل ہوتی تو آپ کو آپ کے نانا جان ساتھ لے جاتے، نعت پاک پڑھتے، نیز قرآن پاک پڑھنے کا حکم فرماتے۔

حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ بھی بے حد انسیت فرمایا کرتے تھے، یہی سبب تھا کہ آپ نے اپنی ایک شہزادی عالی وقار کو حضرت سلمان میاں مدظلہ کی نکاح میں دے کر اپنی محبت کو دوبالا کر دیا، حضرت تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے مخدومہ اہلسنت اپنی اہلیہ محترمہ سے ایک مرتبہ فرمایا: وہ [سلمان میاں] میرا داماد نہیں، میرا بیٹا ہے۔

آپ کے دونوں چچا جان خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند، صدر العلما حضرت علامہ مفتی محمد تحسین رضا خاں قادری محدث بریلوی اور خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند تاج الاصفیا حضرت علامہ مفتی حبیب رضا خاں قادری علیہما الرحمہ بھی اپنی شفقتوں سے نوازتے تھے، حضرت صدر العلما علیہ الرحمہ نے فنون کی کتابیں بہت ہی چاؤ سے پڑھایا اور جلسۂ دستار بندی کی خوشی کے موقع پر حضرت تاج الاصفیا علیہ الرحمہ نے تہنیت کے اشعار پیش کر کے دعاؤں سے نوازا۔ شہزادیٔ فقیہ اعظم مہاراشٹر، حضرت مخدومہ والدہ ماجدہ بھی اپنی محبتوں کے تلاطم کو روک نہ سکی اور دستار بندی کی خوشی پر اشعار کے گلہائے محبت پیش کر کے دلی مسرت کا اظہار فرمایا۔

مناصب جلیلہ:

خانوادۂ رضویہ کے شہزادگان میں قیادت و سربراہی کئی صدیوں سے چلی آرہی ہے، آپ کے مورث اعلیٰ حضرت سعید اللہ خان مرحوم افغانستان سے جب ہندوستان تشریف لائے تو حکومت ہند میں وزیر بنائے گئے، اور یہ سلسلہ اب تک برقرار ہے کہ سیاسی وسماجی وقومی و مذہبی وملی قیادت و سربراہی حصے میں رہی، شہزادۂ امین شریعت علامہ مفتی محمد سلمان رضا خاں مدظلہ العالی میں اللہ تعالیٰ نے قیادت و سربراہی ودیعت کی، یہی سبب ہے کہ مذہبی وملی وقومی وسماجی قیادت و سربراہی کے جتنے مناصب ملے ہیں، آپ کما حقہ ان ذمہ داریوں کو بحسن خوبی نبھا رہے ہیں۔ حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی حسب قومی وملی وسماجی ودینی منصبوں پر فائز ہیں:

۱۔ جانشین حضور امین شریعت
۲۔ قاضی شریعت ریاست چھتیس گڑھ
۳۔ سجادہ نشیں خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ سبطینیہ، بریلی شریف
۴۔ سرپرست سہ ماہی امین شریعت، بریلی شریف [اردو، ہندی]
۵۔ صدر آل انڈیا تحریک امین شریعت (چھتیس گڑھ)
۶۔ صدر آل چھتیس گڑھ رویت ہلال کمیٹی

ایوارڈ:

قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری بریلوی علیہ الرحمہ نے حضرت سلمان ملت مدظلہ العالی میں قومی وملی قیادت ملاحظہ فرمایا تو ایک جم غفیر میں صرف ''رائے پور'' ہی نہیں بلکہ پوری چھتیس گڑھ ریاست کا قاضئ شریعت مقرر فرما کر یہ منصب عطا فرمایا، اس خوشی میں ''غلامان امین شریعت کمیٹی''، بلودا بازار، چھتیس گڑھ کی جانب سے حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی کو ''قاضئ چھتیس گڑھ ایوارڈ'' سے سرفراز کیا گیا۔

''حکیم شریعت'' کا تکریمی خطاب

عرس امین شریعت (بریلی شریف ۱۴۴۱ھ) میں حضور محدث کبیر مدظلہ العالی نے بھرے مجمع میں علمائے اہل سنت اور مشائخ عظام کی موجودگی میں برملا جانشین امین شریعت حضرت علامہ سلمان رضا خاں قادری مدظلہ العالی کو ان کی شان جلالت اور خدمت مسلک اہل سنت پر ''حکیم شریعت'' کا تکریمی خطاب سے نوازتے ہوئے فرمایا: ''جس کا جو حق تھا میں (نے) انہیں عطا کر دیا'' اور اپنی تقریر کے اختتام پر ان جملوں سے دعوت تقریر دی کہ ''شہزادۂ امین شریعت حضرت علامہ مولانا مرشد گرامی ہزاروں لاکھوں مریدوں کے، ان کی خدمت میں گزارش پیش کرتا ہوں کہ آپ قوم کو کچھ دیر نصیحت اور وعظ سے نوازیں۔''

قلمی صلاحیت:

کہتے ہیں خطابت کی دھوم چند دنوں کی اور قلم کا شہرہ بعد زندگی بھی، یہی سبب ہے کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی عبقریت کو زمانہ فتاویٰ رضویہ اور تصانیف کثیرہ کو پڑھ کر تسلیم کر رہا ہے۔

ہمارے ممدوح کرم حضرت علامہ مفتی محمد سلمان رضا خاں قادری بریلوی مدظلہ العالی کو اللہ تعالیٰ نے تدریسی صلاحیت، قوم وملت کی قیادت، دعوت وتبلیغ پر جہد مسلسل، خطابت پر ملکہ راسخہ کے ساتھ ساتھ تحریری صنف سے بھی سرفراز فرمایا ہے، آپ طویل تحریر کے قائل نہیں ہے، ماقل دل پر عمل کرتے ہیں، مافی الضمیر کی ادائیگی پر ہی اکتفا کرتے ہیں، مضامین میں سادگی اور شائستگی پائی جاتی ہے، الفاظ سے کھیلنا معیوب گردانتے ہیں، آپ کے مضامین ماہنامہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف، ماہنامہ سنی دنیا بریلی شریف، ماہنامہ دامن مصطفی بریلی شریف، سہ ماہی امین شریعت بریلی شریف، کے زینت بنے ہیں، اسی طرح کئی علمی، ادبی اور دینی کتابوں پر تقریظات موجود ہیں جیسے:

۱] نظام شریعت: حکیم الاسلام علامہ حسنین رضا خان علیہ الرحمہ
۲] دشت کربلا: حکیم الاسلام علامہ حسنین رضا خان علیہ الرحمہ
۳] منظوم کنز الایمان: مولانا کیف الحسن رضوی، مظفر پور۔
۴] اے عشق تیرے صدقے، (مجموعہ نعت ومناقب) محمد اشرف رضا، چھتیس گڑھ
۵] امین شریعت نمبر: محمد اشرف رضا، چھتیس گڑھ
۶] تصانیف تاج الشریعہ نمبر: محمد اشرف رضا، چھتیس گڑھ
۷] صدر العلما نمبر: مفتی محمد حنیف رضوی، بریلی شریف
۸] منظوم سوانح تاج الشریعہ: محمد اشرف رضا، چھتیس گڑھ
۹] منظوم سوانح امین شریعت: محمد اشرف رضا، چھتیس گڑھ

ان کتابوں کے علاوہ اور بھی کئی کتابوں پر آپ کا تحریری مرقع موجود ہے اور آپ کی قلمی صلاحیت اور ادبی چاشنی کا بھرپور عکاسی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔

☆☆☆

چوتھا باب
عادات وخصائل

حسن اخلاق:

اس دور میں الا ماشاء اللہ کوئی ایسی مثال نہیں ملتی کہ کسی کو اللہ تعالیٰ نے بڑے منصب اور جاہ وثروت سے سرفراز فرمایا تو وہ حدود شرع میں رہ کر زندگی کے شب وروز بسر کر رہا ہو۔ کسی کو مال ودولت دی تو اس نے اپنے مال کو ناجائز مصارف میں صرف کرنا باعث افتخار سمجھ لیا۔ کسی کو خاندانی وموروثی شرافت ملی تو اس نے ناروا فائدہ اٹھانا شروع کر دیا، طرح طرح کی بدعلیوں اور نوع بنوع بدسلوکیوں کا صدور ہونے لگا، بلاشبہ ایسے اشخاص اپنے حلقۂ یاراں اور بزم مریدین میں توشوکت وجلال اور عزت ووقار فراہم کر لیتے ہیں لیکن کوئی بھی ذی ہوش کوری تقلید سے کنارہ کشی رکھنے والے شخص کی عقل اس کو باور کرنے سے پس وپیش کرے گی۔ کیوں کہ ہر کردار وعمل اور حرکت وفعل اس کی نگاہ کے سامنے گردش کرتا رہا ہے۔ اخلاق کو دیکھ کر اندرونی خوبی وقباحت کا سراغ لگا لیتا ہے، اس لیے کہ اخلاق فطرت انسانی کا بہترین عکاس ہوتا ہے، اخلاق ہی وہ بے غبار اور صاف وشفاف آئینہ ہے جس میں ایک آدمی کا صحیح خدوخال دیکھا جاسکتا ہے، اخلاق ہی وہ بیش بہا دولت ہے جس کی آغوش میں عزت ووقار پروان چڑھتے ہیں، اسی جوہر گراں قدر کے باعث انسان لائق اعزاز وتکریم بنتا ہے، اگر کوئی شخص علم و دانش کا پہاڑ ہو تو ضروری نہیں کہ وہ اخلاق وکردار کا بھی پیکر ہو، اگر کوئی علم وحکمت کا بحر بے کراں ہو جب بھی اخلاق حسنہ کے فقدان کے سبب وہ اس انسانی معاشرے میں ایک باوقار شخص شمار نہیں کیا جاسکتا ہے جس کے پیش نظر اس کے شب وروز اور ماہ وسال ہوتے ہوں، کیوں کہ اخلاق وہ منزل ہے جہاں کے لئے رخت سفر تو سبھی باندھتے ہیں مگر رسائی کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے اور جو لوگ اس منزل کو پہنچ جاتے ہیں ان کے وجود صفحۂ ہستی پر انمٹ نقوش بن کر ابھرتے ہیں۔ انھیں عبقری شخصیات میں حضور حکیم

شریعت علامہ سلمان میاں دام ظلہ کی ذات اقدس ہے۔

حسن اخلاق مرد مؤمن کی ایک شان ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے اپنے غلاموں کو حسن اخلاق کا وہ جوہر عطا فرمایا ہے جس کی مثال کوئی پیش نہیں کر سکتا ہے، حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی اس صفت عالیہ سے متصف ہیں، راقم نے بارہا دیکھا کہ علما ومشائخ کی آمد پر استقبال کرنا اور ان کے حسب مراتب ضیافت کا اہتمام کرنا، بسا اوقات اکابرین کی خدمتوں میں نذرانہ پیش کرنا اور مسند پیش کرنا، عرس امین شریعت کے ایام میں زائرین بالخصوص علما ومشائخ کے تمام لوازمات کا خیال رکھنا، جب تک ان نفوس قدسیہ کی رخصتی نہیں ہو جایا کرتی ہے تب تک حضرت اپنے لئے آرام کرنا نامناسب سمجھتے ہیں، اگر کسی شرعی مسئلہ یا سماجی مسئلہ کے حل کے لئے کوئی سائل آتا، سامنے والا جس تیور میں آتا، آپ ایسے پیارے اور نرالے انداز میں جواب عنایت فرماتے ہیں کہ وہ ہشاش وبشاش ہو کر واپس لوٹتا ہے۔ حضرت مدظلہ العالی کا یہی طرۂ امتیاز ہے کہ علمائے کرام، مشائخ عظام، طلبائے علوم نبوت اور عوام سب کے سب بے انتہا محبت فرمایا کرتے ہیں، یہی کہا جاسکتا ہے کہ حضرت امین شریعت علیہ الرحمہ کی تعلیم وتربیت کا بہترین ثمرہ کا نام ''حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی'' ہے۔

عاجزی وانکساری:

عاجزی وانکساری اہل علم کی شان وعظمت ہے، اس میں کسر شان سمجھنا اہل علم کا وطیرہ نہیں رہا، ہمارے اکابرین اسی عمل کی بنیاد پر قوم وملت کے مخدوم بن کے چمکے، سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اس صفت کے حسین امتزاج تھے، سامنے والے کو عزت دینا اپنے لئے فخر سمجھا کرتے تھے، حضرت امین شریعت علیہ الرحمہ کی تربیت نے حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی کو اس صفت کا خوگر بنا دیا ہے، آپ اپنے تلامذہ، خلفا اور اصاغرین کے سامنے اس قدر فروتنی کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ سامنے والا شرمندہ ہو جایا کرتا ہے کہ ہم کہاں اور یہ اعلیٰ نسب ذات بابرکت، ایک مرتبہ حضرت سے ملاقات

کرنے کے لئے مدرسہ کے کچھ طلبا تشریف لائے، حضرت نے خادم سے فرمایا: انہیں مہمان خانہ میں بٹھایا جائے اور ان کی قاعدے سے مہمان نوازی کی جائے، چند منٹوں کے بعد جب حضرت تشریف لائے، خیر خیریت لی، دعاؤں سے نوازا اور تمام طلباء کرام کو دروازہ تک الوداع کہنے کے لئے تشریف لائے۔

حق گوئی اور بے باکی:

حق گوئی اور بے باکی اس خانوادہ کا طرۂ امتیاز ہے، حضور سیدی اعلیٰ حضرت، سرکار حجۃ الاسلام، سرکار مفتی اعظم ہند، حضور تاج الشریعہ اور حضور امین شریعت علیہم الرحمہ کی کتاب زندگی کا جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو ہم آسانی سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ ذوات عالیہ حق گوئی میں کس قدر بے باک تھے کہ حکم شرع کے خلاف کوئی بھی قدم اٹھا دیکھ کر خاموش رہنا کسر شان سمجھتے تھے، فوراً اسی جگہ تنبیہ فرماتے اور اصلاح فرمایا کرتے تھے، حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی نے بھی اسی روش کو اپنے لئے نجات دہندہ سمجھا اور اسی طرز عمل کو نعرۂ مستانہ سمجھا، اسٹیج پر بیٹھے کسی بھی شاعر کو داڑھی کترا دیکھا، فوراً حکم شرع نافذ کرتے ہوئے فرمایا: آپ عشق رسول میں نعت پڑھتے ہیں، عشق رسول میں ایک مشت داڑھی بھی رکھ لیں، کسی شخص کو لمبے لمبے بال، ہاتھ میں لوہے، تانبے سونے کی انگوٹھی پہنے دیکھتے فوراً اسے اتروا کر توبہ کرواتے، غیر شرعی امور میں کسی کو بھی بتلا دیکھتے ہیں فوراً اصلاح فرمایا کرتے ہیں، اور حیرت بالائے حیرت ہے ان معاملات میں امیر ہو یا غریب، با اثر حضرات ہو یا عوام، اپنے ہو غیر کسی بھی بھید بھاؤ کا فرق نہیں کرتے ہیں، ہر ایک کے ساتھ یکساں برتاؤ ہے۔

عشق رسول:

اللہ کا خوف اور خشیت آپ کے دل میں خوب ہے۔ جس کا اندازہ لگانے کے لیے ایک بار آپ کی زیارت اور انداز عبادت دیکھ لینا کافی ہے۔ انما یخشی اللہ من عبادہ

العلماء کی آپ سچی تصویر ہے۔ آپ کی سادگی وملنساری، شفقت ومروت، اخلاص و دردمندی اور علمی وفکری رہنمائی نے نہ جانے کتنوں کو آپ کا گرویدہ بنا دیا۔ عشق رسول ﷺ کی دولت تو آپ کو ورثہ میں ملی ہے۔ خانوادۂ رضا کا بچہ بچہ جام عشق سے سرشار ہوتا ہے۔ بلکہ الفت مصطفےٰ ﷺ تو انہیں گھٹی میں پلا دی جاتی ہے اور بقول مولانا کوثر نیازی (پاکستان) ''عشق اور علم کو ہم آغوش کیا جائے تو امام احمد رضا بنتے ہیں۔'' اور حضور حکیم شریعت تو اسی گلستان رضا کے ایک مہکتے ہوئے پھول ہیں۔

خاندان اعلیٰ حضرت اپنے آقائے کریم ﷺ سے سچی محبت کرتے بھی ہیں اور اس درس محبت کو لوگوں کے دلوں میں بیٹھایا بھی کرتے ہیں، جان ومال، عزت و آبرو، آل واولاد، سب کچھ ناموس رسالت پر قربان، حضور امین شریعت علیہ الرحمہ نے اس باب میں اپنے سچے جانشین حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی کی ایسی تربیت کی کہ آج اس حسن کا جلوہ نظر آتا دکھائی دے رہا ہے، حضور امین شریعت علیہ الرحمہ نے سب سے پہلے نعت رسول ﷺ پڑھنے کا مزاج بنایا، آپ جب بھی سرکار مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی بارگاہ قدس میں تشریف لے جاتے تو حضور حکیم شریعت کو اپنے ہمراہ لے کر جایا کرتے تھے، حضرت مفتی اعظم ہند کے سامنے نعت شریف پڑھا کرتے تھے اور حضرت دعاؤں سے نوازا کرتے تھے، عشق رسول کا وہ صدقہ ملا کہ آج نجی محفل ہو یا جلسہ گاہ یا عرس اعلیٰ حضرت کی محفل ہو یا عرس مفتی اعظم ہند کی محفل، اجمیر مقدس کی سرزمین پر حاضری ہو یا مارہرہ مطہرہ کی حاضری اور وہاں محفل نعت وذکر، ایسا سماں بندھتا ہے کہ مست وکیف میں آجایا کرتے ہیں اور آنکھیں اشکبار ہو جایا کرتی ہیں، محبت رسول کا فیضان کہ کئی بار روضۂ اقدس پر حاضری کا شرف حاصل رہا، روضۂ اقدس پر حاضری کے وقت جو کیفیت طاری ہوتی ہے، وہ دیکھنے والا ہی صحیح عکاسی کر سکتا ہے، جلسہ میں جب کوئی شاعر کلام سیدی اعلیٰ حضرت پڑھ دے، بس کیا! آپ جھوم اٹھتے ہیں، یہ سب سرمایۂ جاودانی بارگاہ اعلیٰ حضرت سے ملا، جس کے آپ سچے امین

ہیں۔

اولیائے کرام سے محبت والفت:

حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی کا جس پاکیزہ خاندان سے تعلق ہے، اس خاندان کے بزرگوں اور مشائخ عظام نے اپنی پوری زندگی اولیائے کرام اور محبت صحابہ واہل بیت میں نثار کردی اور ان کے ناموس پر سب کچھ نچھاور کردیا، حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی کو بار بار دیکھا گیا کہ جب بھی حضرات صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کا ذکر جلسوں یا نجی محفلوں میں کرتے ہیں آداب کے القابات کے ساتھ، اسی طرح اولیائے کرام کا ذکر بہت ہی والہانہ انداز میں کیا کرتے ہیں، ملک عراق وشام کا سفر اسی جذبۂ محبت کا مظاہرہ تھا کہ سلسلہ قادریہ کے بانی سرکار غوث اعظم اور اسی سلسلہ کے دیگر مشائخ کی بارگاہ میں حاضری اور حصول فیوض وبرکات، اسی طرح ہندوستان میں ہند کے راجہ ہم سب کے خواجہ سرکار سیدنا خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری سنجری رضی اللہ عنہ اور دیگر سلسلۂ چشتیہ بہشتیہ کے مشائخ کرام کی بارگاہ میں حاضری دینا اپنے لئے سعادت مندی سمجھتے ہیں۔

تصلب فی الدین:

امام اہل سنت کی زندگی کا خاص وصف ان کا عشق رسول اور دوسرا تصلب فی الدین تھا۔ ان دونوں میں نہ کبھی انہوں نے رعایت کی نہ مدافعت برتی۔ ان کے بعد ان کے برادران استاذ زمن علامہ حسن رضا خاں اور علامہ مولانا محمد رضا خان علیہما الرحمہ اور ان کی اولادوں نے اپنے اپنے وقت میں ان اوصاف کی مکمل پابندی بھی کی اور پاسداری بھی۔ علمائے بریلی کا یہ ہمیشہ سے طرۂ امتیاز رہا ہے کہ ایک طرف جہاں وہ شریعت کے محافظ ونگہبان رہے وہیں وہ میدان طریقت کے آفتاب وماہتاب بھی۔ اس لیے جہاں پورے عالم اسلام کی عوام وخواص علمی وفقہی مسائل میں بریلی کو اپنا مرکز سمجھتی ہے۔ وہیں رشد وہدایت اور روحانیت کے اعتبار سے بھی بریلی کو برصغیر ہند وپاک ہی

میں نہیں بلکہ پوری دنیا میں ایک عظیم مرکز تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور بے شمار لوگ مشائخ بریلی کے ہاتھوں پر بیعت ہوتے ہیں اور یہ سلسلہ تاہنوز جاری ہے۔

نبیرۂ اعلیٰ حضرت واستاذ زمن شہزادۂ حضور امین شریعت پیر طریقت حکیم شریعت علامہ الشاہ مفتی محمد سلمان رضا خاں مدظلہ العالی کی شخصیت اس علمی اور روحانی سلسلے کی حفاظت فرما رہی ہے۔ ان میں جو خاص بات ہے وہ یہ کہ آج بھی ان کی زبان و قلم، کردار واعمال اور تقریریں یہ سب کے سب ان کے تصلب فی الدین کی سرعام گواہی دیتے ہیں۔ آج کل پیروں کو دیکھا جاتا ہے کہ پیر طریقت مسند پر بیٹھنے کے بعد احکام شریعت کو نظر انداز کرنا ان کا شیوہ بن جاتا ہے، ان کو صرف فکر رہتی ہے تو آمدنی کی، نماز، روزہ، اوراد ووظائف اور تزکیہ نفس وتصفیہ قلوب کی کوئی فکر نہیں ہوتی ہے۔ عورتوں کا اٹھنا بیٹھنا، غیر شرعی امور دیکھنا اور تنبیہ نہ کرنا اور اسے حکمت عملی کا نام دینا ایسے پیروں کی فطرت ثانیہ بن گئی ہے۔

حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی ایک صاحب علم وفن کے ساتھ بحر طریقت کے غواص بھی ہیں۔ مشاہدین میں سے کسی پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ حضور حکیم شریعت کے سامنے کوئی غیر شرعی امر واقع ہوجائے اور آپ نے خاموشی اختیار کی ہو بلکہ فوراً حکم شرع بیان فرمائے ہیں۔ آپ کی شخصیت جہاں نور علی نور ہے وہیں پاکیزہ عمل وکردار کے تاجدار بھی ہیں۔ آپ کا ظاہر وباطن یکساں ہیں۔ کسی کو مسلک اہل سنت والجماعت سے ذرہ برابر بھی اگر منحرف دیکھتے ہیں یا معمولات ومراسم اہل سنت کا مخالف پاتے ہیں تو اس پر ناراضگی کا اظہار فرماتے اور حکم شرع بیان کرتے وقت کسی کی پرواہ نہیں کرتے ہیں۔ آج تک حاضرین میں سے کسی نے آپ کے پاس عورتوں کو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر مرید کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ کسی کو آپ کے سامنے غیر شرعی کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ آپ کا تصلب فی الدین کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ایسا مرشد طریقت کسی کو مل جائے تو واقعی اس کی آخرت سنور جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے بزرگوں کے اخلاق حسنہ اور سیرت وکردار کو اپنے بعد والوں تک پہنچائیں۔ حضور حکیم شریعت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جن باتوں کا سختی سے حکم دیتے ہیں ان باتوں پر مکمل عمل پیرا بھی ہوتے ہیں۔ انہیں خصوصیات کی بنیاد پر آپ دوسرے علماء سے ممتاز نظر آتے ہیں۔

راقم نے کئی پروگرام میں حضور حکیم شریعت کو دیکھا، الحمد للہ! سفر کرنے کا بھی موقع ملا، ممبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ضوفشاں بھی دیکھا، کئی مرتبہ دیکھا کہ جب کوئی تصویر کشی کرتے ہوئے پایا گیا تو فوراً حضرت جلال میں آجاتے اور برجستہ بانگ دہل شیر حق کی طرح گرجتے ہوئے فرماتے کہ تصویر کشی بند کی جائے کیوں کہ شریعت اسلامیہ میں یہ فعل حرام ہے، اہل اسلام پر شریعت کی ترویج واشاعت کی ذمہ داری ہے، حرام کاری کی قطعی اجازت نہیں، یقیناً جب حقانیت کے اس تیور کو دیکھا تو بے ساختہ کہنا پڑا کہ یہ سب حضور امین شریعت کی تربیت پُرانوار کا اثر ہے۔

ایک مقام پر دیکھا کہ ایک نقیب صاحب جس کی نقابت تو بے مثال تھی لیکن داڑھی چھوٹی تھی، حضور حکیم شریعت نے برسر اسٹیج فرمایا: نقابت تو باکمال ہے اگر داڑھی کا جمال بھی اپنا جمال دکھادے تو نور علی نور ہو جائے، شریعت کی خلاف ورزی پر بلا جھجک ٹوکنا بریلی کا طرۂ امتیاز رہا ہے، حضور حکیم شریعت کی یہ جرأت وہمت حضور امین شریعت نور اللہ مرقدہ کی عطا ہے۔

پانچواں باب
اظہارِ محبت

مکاتیب

دنیا میں ربط باہمی کے اظہار کے لئے جو سلسلہ شروع ہوا اس کے لئے سب سے پہلے ہمیں ''رقعہ'' کا لفظ ملتا ہے، اور اب اس کی جگہ ''خط'' نے لے لی، اور اب جدیدیت کے لفظ ''مکتوب'' کو اپنی آغوش کی زینت بنالیا ہے۔

مگر عوام وخواص کی زبان پر مجموعی انداز سے خط ہی کا لفظ زیادہ مستعمل ہے، بہر حال خط ہو یا مکتوب دو اشخاص کے درمیان ترسیل خیال کے تحریری رابطہ کو کہا جاتا ہے (مولانا ڈاکٹر نجم القادری، پٹنہ)

خط لکھتے وقت صرف دو انسان زندہ رہتے ہیں،، ان کے علاوہ ساری دنیا غنودگی کے عالم میں رہتی ہے۔ وہ خطوط جن میں استدلال کا زور ہو، فلسفے پر باقاعدہ بحثیں ہوں اور بالارادہ فن کاری ہو خطوط نہیں کہلاتے ہیں (ڈاکٹر خورشید الاسلام)

ادب میں مکتوب نگاری ایک ایسا فن ہے، جس کے توسط سے انسان کی چھپی ہوئی شخصیت اور ان کے ذہن کو پڑھا جاسکتا ہے، خصوصاً مشاہیر کے خطوط ایسی مکمل اور مسلم دستاویز ہوتی ہیں جن کو پڑھ کر صاحب تحریر کا مذاق، مزاج، رجحان، ذاتی شوخی، سنجیدگی، متانت، ظرافت، ثقافت، خوش مزاجی، شگفتہ طبعی، برہمی، غضب ناکی کے علاوہ دوسرے احساسات وجذبات کا پتہ لگایا جاسکتا ہے، کسی فرد کو دیکھے بغیر خط کی تحریر سے اس کی عادتوں، خصلتوں اور میلان طبع سے واقف ہوا جاسکتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ خط لکھنے والا بے تکلف ہوتا ہے، اس وقت اسے یہ خیال نہیں ہوتا ہے کہ اس کی یہ تحریر جو اپنے کسی عزیز یا دوست کو لکھی جارہی ہیں، وہ اس کے محافظ وامین ہوں گے، لہذا! خطوط میں تمام جذباتی مدوجزر پورے طور پر آشکارا ہوجاتے ہیں (ڈاکٹر غلام غوث قادری، سیوان)

ہر دور میں نثری ادب میں خطوط نگاری کی حقیقت مسلم ہے، حضور سرور کائنات

صلی اللہ علیہ وسلم کے مکاتیب اس کا بین ثبوت ہے، پہلے دور میں خطوط نگاری کا دائرہ سرکاری تھا، مگر اموی دور میں یہ سرکاری دائرہ سے نکل کر موجودہ دینی اور سیاسی جماعتوں میں مقبول ہوئی (ڈاکٹر حسن رضا، پٹنہ)

مکاتیب کے معیار کا انحصار مکتوب نگار کی اپنی علمی لیاقت پر منحصر ہوتا ہے، خط کا مزاج مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کے تعلقات کے ساتھ بدلتا رہتا ہے، بے تکلف دوستوں کے خطوط میں اپنائیت کی فضا، اور سچائی کی جھلک پائی جاتی ہے، ان پر کسی قسم کا حجاب نہیں ہوتا ہے،، بہت سے خطوط ادب کے قلم رو میں داخل ہو کر ادب کا حصہ بن جاتے ہیں، ان میں ادبی چاشنی بھی ہوتی ہے، لطافت بھی، نزاکت بھی اور جیتی جاگتی زندگی کی جھلک بھی، ان میں سادگی بھی ہوتی ہے اور پرکاری بھی، وہ انفرادی بھی ہوتے ہیں اور اجتماعی بھی۔ (ڈاکٹر غلام غوث، سیوان)

انہیں تناظر میں جب ہم اپنے ممدوح کرم حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کے خطوط کا جائزہ لیتے ہیں تو تمام خوبیاں صاف صاف جھلکتی ہوئی دیکھائی دیتی ہیں۔ مندرجہ ذیل خطوط میں ایک خط دادا حضور، حضرت حکیم الاسلام علامہ حسنین رضا خان رضوی بریلوی علیہ الرحمہ کا حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی کے نام ہے، اس خط میں حضرت حکیم الاسلام علیہ الرحمہ نے اپنے نبیرہ کو مولانا کہہ کر مخاطب فرمایا ہے جب کہ اس وقت آپ زمانہ طالب علمی میں تھے، اور خط میں جس والہانہ انداز میں اپنے پوتے کو مخاطب کر کے اپنی محبت کا اظہار کررہے ہیں، یہ ان ہی کا حصہ ہے، اور اس خط سے یہ بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ حضور حکیم شریعت مدظلہ لعالی ان کے ذہن ودماغ پر چھائے ہوئے تھے۔ حضرت حکیم الاسلام علیہ الرحمہ نے اپنے پوتے کو جو محبت بھرا خط لکھا تھا، اس میں ضرورت کی ہی باتیں لی گئی ہیں، باقی گھریلو خیر خیریت کی باتیں تھیں، اس لئے انہیں صفحہ قرطاس کی زینت نہیں بنائی گئیں۔ راقم کے پاس یہ خط بطور تبرک محفوظ ہے۔

بقیہ خطوط حضرت والد گرامی حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کے حضور حکیم شریعت کے نام

ہیں، دو خطوط میں والد گرامی علیہ الرحمہ نے موصوف کو ''عزیز از جان سلمان سلمہ الرحمٰن'' سے یاد کیا ہے۔ ان خطوط سے یہ رہنمائی حاصل کی جاسکتی ہے کہ اپنے شہزادے عالی وقار اور سچے جانشین سے کس قدر اظہار محبت فرمارہے ہیں، ان کی صحت کا خیال، خطابت میں زور بیانی پر زور، سفر میں رفاقت، گھریلو معاملات کی تفتیش، روداد سفر سے بار بار آگاہی، تعلیمی معاملات میں نگرانی اور رہبری، ان تمام باتوں پر عمیق نظر ڈالی جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کے حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی سے کتنے اچھے مراسم تھے۔

حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی کی شخصیت اپنے والد گرامی حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کی بارگاہ قدس میں کس قدر ممتاز تھی، حضرت کے لکھے ہوئے خطوط سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے، سفر میں رہتے ہوئے اپنے شہزادے کو جس قدر محبت بھرے خطوط لکھے ہیں، ان تحریروں سے بآسانی یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ شہزادۂ عالی وقار سے کس قدر مطمئن رہا کرتے تھے اور کس قدر اعتماد کیا کرتے تھے، یہی سبب ہے کہ جب ولی عہد مقرر کرنے کا وقت آیا تو اپنے وصیت نامہ میں حضور حکیم شریعت کو اپنا ولی عہد، قائم مقام اور جانشیں نامزد فرمایا، قارئین کرام! ان خطوط کو پڑھا جائے اور ایک مشفق باپ کی محبت کی کیفیت کو ملاحظہ کیا جائے!

مکتوب علامہ حسنین رضا خان بنام حضور حکیم شریعت

مولانا محمد سلمان رضا خان صاحب سلمہ!

دعائے خیر!

اللہ تم سب کو دنیا میں سلامت با کرامت رکھے، ایسی دعا مانگو کہ تم خیر و عافیت کے ساتھ اپنے وطن میں رہو، تمہاری باتیں سن کر ہمارا بڑا جی خوش ہوتا ہے اور تمہیں پیار کرنے کو جی چاہتا ہے۔

مکاتیب امین شریعت بنام حضور حکیم شریعت

مکتوب نمبر: ۱

عزیزم سلمان میاں سلمہ!

دعائے خیر و عافیت!

بفضلہ تعالیٰ تا دم تحریر بخیر ہوں، امید کہ تم سب بھی بعافیت ہوگے، ۱۵ر اگست کو بخیریت رائے پور آیا تھا، جس کی اطلاع فون سے کرادی تھی، ایک دن رائے پور میں، دوسرے دن دھمتری میں حاجی ہارون نے روک لیا تھا، تو بارش کی وجہ سے گھر رہ گیا، دو روز وہاں، چوتھے پانچویں دن کانکیر آیا، تو بارہویں شریف کے پروگرام شروع ہو گئے، ایک ہفتہ اسی علاقے میں رہ کر پھر اڑیسہ چلا گیا، اور بارش ہی میں یہ سب ہوتا رہا،، بارش کا اس علاقے میں یہ حال رہا کہ لوگوں کا کہنا ہے کہ ساٹھ سال قبل ایسی بارش ہوئی تھی، مسلسل ڈھائی تین ماہ شب و روز کبھی کم کبھی زیادہ برستا رہا، ہر طرف جل تھل ہو رہا تھا، کھیتیوں پر تالاب کا شبہ تھا، اب جا کر چار روز سے دھوپ نظر آئی ہے اور بارش بند ہوئی ہے۔

یکم ستمبر کو بنارس گیا تھا اور وہیں سے تین تاریخ کو امیر احمد نے فون ملا دیا تھا تو اچھی بی اور راشدہ سے بات ہوئی تھی، دوسرے دن تم سے بات کرنی تھی، تو فون نہ لگ سکا، تمہاری طبیعت کی فکر ہے، جس ڈاکٹر کا پتہ بتا کر آیا تھا، اسے دکھایا یا نہیں، نہیں دکھایا ہو تو اب دکھا دو، مگر اس کا نام و پتہ اب میرے ذہن میں نہیں ہے، رئیس بھائی سے معلوم کر لینا، اگر تمہیں ہی یاد نہ رہا ہو تو ان کے جو عزیز ہیں وہ اس ڈاکٹر سے علاج میں ہیں، ضروری بات یہ ہے کہ میں ان شاء اللہ المولیٰ تعالیٰ آخر اکتوبر میں بریلی پہنچوں گا، پیلی بھیت کے پروگرام کے بعد ۶ر نومبر کو جانا ہے سیہولی وغیرہ، مقامات پر جہاں پہلے بھی جا چکے ہو، ابھی سے تیاری کر لو۔ ۳، ۴ تقریریں ذہن نشیں کر لو، اس مرتبہ تقریر تمہیں کرنا ہی ہے، پست ہمتی چھوڑو، خدا کا نام لے کر شروع کرو گے تو عادت پڑ

جائے گی، اس پروگرام میں ان لوگوں نے تمہیں بھی مدعو کیا ہے، ادھر واپسی پر یہاں میرے ساتھ آؤ گے پھر وشاکھا پٹنم چلنا جہاں جانے کے لئے تم کہہ رہے تھے، ادھر سے آنے پر چاہے گجرات جہاں سے دعوت نامہ آیا ہے اور انہیں نومبر کی آخر کی تاریخیں لکھ دی ہیں، بہر حال تیاری شروع کردو۔

کئی روز سے خط لکھنے کا ارادہ تھا مگر اپنی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ہے، ہاتھ پیر میں درد کمزوری، کچھ موسم کا اثر بھی ہے، دو تین روز سے یہاں ہوں، ۱۸ رستمبر کو پھر خدا چاہے گیارہویں شریف سے پروگراموں کے لئے نکلوں گا، یہ سلسلہ ۲۰ راکتوبر تک رہے گا، درمیان میں ایک دو روز کے لئے آؤں گا، لہذا جواباً اپنی اور سب کی مفصل خیریت جلد لکھ دینا تاکہ خیریت معلوم کرکے اطمینان ہوجائے۔

یہاں عابد کے والد، محمد خان کا دس بارہ روز پہلے انتقال ہوگیا ہے، ان لوگوں کو خط لکھ دینا، اور تمہاری امی لکھنا چاہے تو وہ بھی ان کی بیوی کے نام لکھ دیں، صمد سائکل اسٹور، مین روڈ کانکیر، اس پتہ پر بھیجنا، عبدالوہاب کے یا عابد کے نام سے، خط اپنی ماں کو پڑھوا دینا، خرچ کی ضرورت ہو تو اپنی پاس بک سے نکال لینا، تحسین میاں اور حبیب میاں اور سوداگران میں سب سے سلام کہہ دینا۔

سبطین رضا خاں

۱۲ رستمبر ۱۹۹۴ء، بروز پیر

مکتوب نمبر: ۲

عزیزم سلمان میاں سلمہ!

دعائے خیر و عافیت!

خیریت موجود و خیریت مطلوب، تم لوگوں سے رخصت ہوکر بخیریت پرسوں بنارس پہنچا، تھا، دو روز رہ کر کل شام کو ۷ ربجے روانہ ہوا اور ۹ ربجے جمشید پور اتر گیا، یہاں خدا چاہے پرسوں وزیانگرم کے لئے روانگی ہوگی، اور ۲، ۳ روز وہاں رہ کر پھر کانکیر جانا ہوگا، خط پاتے ہی خیریت و حالات سے کانکیر کے پتے پر مطلع کرنا، اپنی

طبیعت کا حال ضرور لکھنا، امید ہے کہ دوا پانی حسب ہدایت لے رہے ہوگے۔

بنارس بات چیت کرآیا ہوں، اگر ۴ راکتوبر کو وہاں جانا ہوا تو تمہیں خبر کردی جائے گی، تم وہاں آجانا اور وہاں سے بہرائچ شریف حاضری دی جائے گی، اور جو باتیں کہہ آیا ہوں ان کا خیال رکھنا، سب سے سلام کہو۔

دعا گو!

سبطین رضا خاں

۲۱ رستمبر ۱۹۹۱ء

مکتوب نمبر: ۳

عزیزی سلمان میاں سلمہ!

دعائیں!

خیریت موجود و خیریت مطلوب! کانکیر سے رجسٹری آج غالباً وصول ہوگئی ہوگی، حسب پروگرام ۷ رکو صبح ۹ ربجے کانکیر سے روانہ ہوکر ۱۰ ربجے دھمتری پہنچے تھے، وہاں حاجی ہارون اور ان کے والد نے روکے رکھا، دن بھر وہیں رہے، شب میں ۱۱ ربجے رائے پور پہنچے، دوسرے دن بسنا والے زبردستی لے گئے، تیسرے دن وہاں سے واپسی ہوئی، اور کل ۲ ربجے دن رائے پور سے سوار ہوکر شب کو ۸ ربجے بخیر ناگپور آگئے، یعقوب ساتھ میں ہیں، تمہاری امی بھی سب کو سلام لکھواتی ہیں، یہاں تک آتے آتے ۵ ردن لگ گئے، اب ۳، ۴ روز یہاں ٹھہرنے کو کہہ رہی ہیں، اس کے بعد بھوپال ۱، ۲ روز اور خدا چاہے تو بریلی پہنچیں گے۔

اطلاعاً تحریر ہے، اس خط کے پہنچنے تک یا ایک دو روز بعد ہم پہنچ جائیں گے، سب سے سلام ودعا کہو، باقی سب خیریت۔

دعا گو!

سبطین رضا خاں

۱۲ ر آگست ۱۹۹۱ء، روز دوشنبہ

مکتوب نمبر: ۴

عزیزی سلمان سلمہ! دعوات وافرہ!

خیریت موجود وخیریت مطلوب، تین روز جمشید پور ٹاٹا رہ کر کل چوتھے دن ساڑے تین بجے دن وہاں سے روانگی عمل میں آئی، یعقوب کو رائے پور بھیج دیا، اور وہاں سے قاری عبدالرحمٰن صاحب رفیق سفر رہے، جو ہمراہ ہیں، ٹٹلا گڑھ جنکشن جو اڑیسہ میں ہے یہاں تین بجے رات سے گاڑی رکی ہوئی ہے،، اس وقت ساڑھے آٹھ بجے ہیں، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ اسی لائن پر آگے کہیں مال گاڑی کے ڈبے الٹ گئے ہیں، جس کی وجہ سے گاڑی آگے جا نہیں سکتی، ۴ر گھنٹے لائن صاف ہونے میں لگیں گے۔ مگر ۵ر گھنٹے سے زائد وقت گزر چکا ہے، دیکھو اور کتنی دیر لگ سکتی ہے، خیال آیا کہ اس موقع سے فائدہ اٹھالیا جائے اور خطوط جوابات لکھے جائیں، لہذا پہلا خط تمہیں لکھ رہا ہوں، جب کہ ٹاٹا سے بھی ایک کارڈ لکھ چکا ہوں، اور وہ تمہیں امروز دستیاب ہو جائے گا، ضروری بات یہ ہے کہ ۴ر اکتوبر کی شام تک تم پہنچ جانا بنارس اور میں رائے پور سے اسی روز آؤں گا، ان شاء اللہ المولیٰ تعالیٰ یا تو ۳ر اکتوبر کے لئے کاشی سے ریز رویشن کرالو ورنہ صبح پنجاب میل سے سفر کرنا، بہرائچ شریف حاضری کے لئے پروگرام بنالیا گیا ہے، خدانخواستہ میں اگر کسی وجہ سے نہ پہنچ سکوں تو تم امیر احمد کے ہمراہ ہو آنا، ۳ر اکتوبر کو حلیمہ کے یہاں کا پروگرام ہے، ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ سے تاخیر ہو جائے اور میں رائے پور سے ٹرین پکڑ سکوں، ویسے ہر ممکن کوشش کروں گا، اس لئے کہ ۴ر اکتوبر کو بنارس کا ایک پروگرام لے لیا ہے، اس میں بھی شرکت ضروری ہے، امید ہے کہ تم نے کانکیر خط لکھ دیا ہوگا، یہاں سے وزیانگر کا سفر ۵ر گھنٹے کا ہے، بارہویں شریف کا جلوس خیر وخوبی سے گزر رہا ہوگا۔ سب کو سلام ودعا۔

سبطین رضا غفرلہ

۲۵ر ستمبر ۱۹۹۱ء

مکتوب نمبر: ۵

عزیزم سلمان میاں سلمہ!

دعا خیر وعافیت!

خیریت موجود وخیریت مطلوب، ہفتہ کے دن تمہارا کارڈ ملا تھا، دوسرے دن اتوار تھا، پیر کے دن صبح پہلی بس سے راج نانڈ گاؤں چلا گیا،، کل دوپہر واپس ہوا، آج بفضلہٖ تعالیٰ پہلا روزہ شروع ہوا، کل تک گرمی بہت زیادہ تھی، لیکن قدرت کا انتظام کہ شام ہی سے بادل آنا شروع ہو گیا، اور بعد مغرب کچھ بارش بھی ہو گئی، رات بھر خوب ابر رہا، کبھی کبھی ٹھنڈی ہوائیں بھی چلتی رہیں، اس وقت بھی ہلکی بدلی ہے،، وہاں خدا جانے کیا کیفیت ہے۔

مولانا یامین صاحب اتوار ہی کو پہنچ گئے، رات سے قرآن پاک شروع ہو گیا، وہاں کون سنا رہے ہیں، خدا کرے وہاں کا بھی موسم ٹھنڈا ہو، کھانے پینے کی احتیاط ضروری ہے، افطاری کے وقت شربت پانی زیادہ استعمال نہ کیا جائے، لیموں کا شربت ایک ایک گلاس سب پیا کریں، مولیٰ تعالیٰ تمام خطرات سے سب کو محفوظ رکھے، اس علاقہ میں تو ایک مرض پھیلا ہوا ہے،، کانکیر میں بھی کئی مریض اس مرض میں مبتلا ہیں، اور دو ایک کی اموات کی بھی خبر ہے، تمہارا اسنٹر کہاں ہے، قریب یا دور اور امتحان کب ختم ہو رہا ہے،، پرچے کیسے ہوئے، لکھنا۔

اختر میاں کی خیریت بھی لکھو، سنا ہے کہ چچی صاحب کی طبیعت زیادہ خراب ہے، میری طرف سے پوچھ لینا، مولیٰ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے۔ آمین

سبطین رضا غفرلہ

۲۲ر مئی ۱۹۸۵ء

مکتوب نمبر: ۶

عزیزم سلمان میاں سلمہ!

دعائیں!

گزشتہ جمعہ کو بعد مغرب یہاں پہنچا تھا، اور ہفتہ کو تمہارے نام ایک کارڈ لکھ دیا تھا، غالباً ملا ہوگا، آج ۵/دن ہو جائیں گے، یہیں پڑا ہوا ہوں، اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ درمیان میں کسی روز کوئی ایسی ٹرین نہیں جو رائے پور تک سیدھی پہنچائے، دوسری وجہ یہ ہوئی کہ ان لوگوں نے بتایا کہ شجرہ جو چھ ماہ سے پریس والے کے پاس ہے،، اس نے بدھ کے دن دینے کا وعدہ کیا ہے، جو آج خدا چاہے دے گا، ویسے معلوم ہوا کہ وہ اب بھی ٹال مٹول کر رہا ہے، کل بروز جمعرات صبح ۷/بجے یہاں سے خدا چاہے روانگی ہوگی، اور رات کو ۳، ۴ بجے رائے پور پہنچوں گا، اب بلاسپور بھی اترنے کا ارادہ نہیں ہے، راشدہ کو اگر فائدہ معلوم ہو تو ایک دو بار اور دکھا دینا، باقی سب خیریت۔ سب کو دعا کہنا۔

فقط!

سبطین رضا غفرلہ

۹/اکتوبر ۱۹۸۵ء، بروز بدھ

چھٹواں باب

حضور حکیم شریعت

ارباب علم و دانش کی نظر میں

سید السادات حضرت علامہ الشاہ

میر سید حسین احمد واحدی بلگرامی مدظلہ العالی

سربراہ اعلیٰ جامعہ میر عبدالواحد، سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ واحدیہ
بلگرام شریف، ضلع ہردوئی

حضور امین شریعت حضرت علامہ الشاہ مفتی محمد سبطین رضا خاں قاری علیہ الرحمہ کے جانشین و وارث گرامی قدر عظیم المرتبت حضرت مولانا محمد سلمان رضا خاں قادری زید مجدہ ایک باصلاحیت عالم دین، سادہ مزاج، خوش اخلاق، ملنسار اور تقویٰ و پرہیز گاری جیسے اوصافِ حمیدہ کے مالک خانوادۂ رضویہ کی مشہور و معروف شخصیت ہیں۔ خانوادۂ استاذِ زمن کو سادہ مزاجی اور دنیاوی عزت وجاہ سے دوری وراثت میں ملی ہے اور حضرت سلمان میاں دام ظلہ انہیں بزرگوں کی امانت کے امین ہیں تو بلاشبہ آپ بھی انہیں اوصاف کے مالک ہوں گے۔ خدائے تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مالک ومولیٰ حضرت کے علم وفضل، تقویٰ وطہارت اور مقبولیت میں مزید برکتیں عطا فرمائے بریلی شریف، مارہرہ مطہرہ اور بلگرام مقدس کے مشائخ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا صدقہ عطا فرمائے۔

☆☆☆

حسینی نوازشات

مجاہد سنیت، محافظ مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ

الشاہ سید محمد حسینی میاں اشرفی مدظلہ العالی

چیف ایڈیٹر سنی آواز وسجادہ نشین آستانہ عالیہ شمسیہ رائچور شریف

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اما بعد!

انسانی تاریخ رقم کرنے کا مزاج صدیوں سے چلا آ رہا ہے، بلکہ شہروں، ملک، بڑی بڑی عمارتیں حتیٰ کہ جانوروں کے حوالے سے تحریریں معرض وجود میں آئیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو اشرف المخلوقات کے تاج زریں سے سرفراز فرمایا اور عقل و شعور اور آگاہی کی دولت عطا فرمائی، انسان ترقی وشہرت کی بلندیاں حاصل کرنے لگا اور اپنی حکمت عملی اور تدبر سے ایسے ایسے کارہائے نمایاں انجام دینے لگے کہ عقل دنگ ہے، انسان ذہنی پرواز تسلیم کرنے سے قاصر ہے۔ ایسے افراد کو زمانہ قدر کی نگاہ سے دیکھنے لگا، ان کے صالح افکار کو صفحات قرطاس پر محفوظ کیا جانے لگا، اور ان کے نظریات وخیالات سے ہم آہنگ ہونے لگے۔

ایسی شخصیتیں خال خال نظر آیا کرتی ہیں، بسا اوقات زمانہ کی ضرورت بن جایا کرتی ہیں، ارباب فکر ونظر انہیں اپنا آئیڈیل بناتے ہیں، مورخین ان کی کتاب زندگی کو آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ قرار دیتے ہیں، قومیں سدھرتی ہیں، ملت میں انقلابات آتے ہیں، اصحاب علم وہنر ان کے افکار ونظریات سے استفادہ کرتے ہیں۔

زیر نظر کتاب کے مرقومات ایک ایسی فعال شخصیت اور صالح فکر کے داعی کے نقوش حیات پر مشتمل ہے، جو خاندانی وجاہت میں منفرد، تعلیم وتعلم میں یکتائے روزگار

اور تصوف وسلوک میں دربار سقطی وجنید وشبلی کا فرستادہ نظر آتا ہے۔ میری مراد حضور امین شریعت حضرت علامہ مفتی محمد سبطین رضاخاں قادری علیہ الرحمہ کے نورنظر اور سرکار تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضاخاں قادری رضوی ازہری علیہ الرحمہ کے محبوب نظر عزیز الکریم حضرت مولانا محمد سلمان رضاخاں صاحب مدظلہ العالی (سجادہ نشین خانقاہ قادریہ رضویہ سبطینیہ، بریلی شریف) کی ذات والاصفات ہے۔

عزیز القدر مولانا محمد اشرف رضا قادری رضوی سلمہ (چھتیس گڑھ) نے مولانا موصوف کے حالات کو مختصراً ہی سہی بہت ہی اچھے پیرائے میں قلمبند کرکے اپنے مرشد زادے کو جس قدر خراج تحسین پیش کیا ہے، وہ انہیں کا حق تھا۔ مولیٰ تعالیٰ مولانا موصوف کے اس قلمی خدمت کو قبول فرمائے، اور دین ودنیا کے برکات سے مالا مال فرمائے۔ (آمین)

سید محمد حسینی اشرفی عفی عنہ (ناگپور)

☆☆☆

الماس ملت خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ

مفتی مقصود عالم ضیائی

کرناٹک

حضور حکیم شریعت، پیر طریقت، حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد سلمان رضا خان قادری بریلوی دام ظلہ النورانی کی ذات وشخصیت محتاج تعارف نہیں ان کیلئے اتنا ہی کیا کم ہے کہ وہ خاتم الفقہاء حضرت علامہ نقی علی خان قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گلستان علم وفن کے ایک گل خوش رنگ ہیں۔ محقق علی الاطلاق امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے مسلک حقہ کے ایک کامل ترجمان ہیں۔ استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے علمی کائنات کی ایک بہار صبح جاں فزا ہیں۔ امیر فکر وتدبر حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ حضور حسنین رضا خان قادری علیہ الرحمہ کے

اوصاف وکردار کے ایک بہترین وعمدہ امین ہیں۔ اپنے والد بزرگوار حضور امین شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد سبطین رضا خان قادری علیہ الرحمۃ والرضوان کی علمی، ادبی، فنی، فکری، اخلاقی، تہذیبی، تمدنی، اشاعتی، تعمیری، تحقیقی، تنقیدی، معنوی، صوری، اصولی، فروعی، اعتقادی، نظریاتی، جزئی، کلی، ظاہری، باطنی، جسمانی، روحانی من کل الوجوہ عکس جمیل اور ایک سچے جانشین ہیں۔ مقتدائے زمن، فخر اہل سنن، قطب الاقطاب، نجم الارشاد، برہان السالکین، مصباح المقربین، شیخ الکل، فخر ازہر قاضئ القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ محمد اختر رضا خان قدس سرہ کی ایک نگاہ انتخاب ہیں۔

حضور حکیم شریعت کو پہلی بار دامن گیرے کرناٹک کی سرزمین پر دیکھا تو دیکھتا ہی رہ گیا۔ پرکشش رخ زیبا، خمار آلود آنکھیں، نمکینیت سے لبریز رخسار، خندہ زن پیشانی، شگفتہ گل لب وعشوہ سرتاپا حسن وجمال کا مرقع دیکھتے ہی دل نے کہا یقینا یہی ولی ابن ولی اور متقی ابن متقی کا شہزادہ ہے جس میں اس کے آثار نمایاں ہیں رب قدیر بطفیل بشیر ونظیر صلی اللہ علیہ وسلم ان وقارسنیت کے چمن پر نور میں دن دونی نورانیت کا باران نازل فرما کر فیوض وبرکات کے بحر بیکراں کی طغیانی میں اضافہ ہی فرماتا رہے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

☆☆☆

مفتیٔ اتراکھنڈ خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ

مفتی ذوالفقار خاں نعیمی

نوری دارالافتاء کاشی پور اتراکھنڈ

عارف باللہ حضور امین شریعت قدس سرہ کی علمی وروحانی وراثت وامانت کے وارث و امین، ان کی مسند خلافت کے سچے جانشین، مسلک رضا کے ناشر وپاسبان، حضرت علامہ مفتی محمد سلمان رضا خاں حفظہ اللہ المنان کی ذات محتاج تعارف نہیں۔ حضرت اپنی گوناگوں خوبیوں کے باعث علمی حلقہ میں خوب متعارف ومشہور ہیں۔ اپنے والد امجد

حضور امین شریعت قدس سرہ کی نیابت وخلافت کا خوب خوب حق ادا فرمارہے ہیں۔ الولد سر لابیہ کے کامل مصداق اور والد امجد کی صفات حمیدہ کے مظہر اتم ہیں۔ مزاج میں صوفیانہ رنگ غالب ہے۔ شرع کا پاس ولحاظ ہر وقت ملحوظ خاطر رہتا ہے۔ مذہب و مسلک کی خدمت کا جذبہ آباء واجداد سے ورثہ میں پایا ہے۔ طبیعت میں نرمی، کبر و نخوت سے تنفر، گفتگو فکر انگیز، انداز گفتگو سنجیدہ، اکابر کا ادب ملحوظ، اصاغر پر مہربان، ہم عمر احباب سے بے تکلف، اخلاص واخلاق کا پیکر جمیل، علم دوستی، ملنساری، دریا دلی، غربا نوازی، اور بہت سی خوبیوں کے جامع اور خداداد صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ مرکز اہل سنت بریلی شریف سے نکلنے والے علمی وادبی رسالہ "سہ ماہی امین شریعت" کو آپ کی سرپرستی حاصل ہے۔ اپنے ہم عمر پیرزادوں میں اپنی مثال آپ ہیں۔ بریلی شریف اور چھتیس گڑھ خصوصی طور پر آپ کی توجہات بابرکات کا مرکز ہے۔ حلقۂ ارادت کے علاوہ بھی آپ کو پذیرائی حاصل ہے۔ ملک کے اکثر خطوں میں تبلیغی دورے فرماتے ہیں۔ اور عوام وخواص کو آباء واجداد سے حاصل شدہ وراثت سے خوب خوب مستفیض فرماتے ہیں۔

دعا ہے اللہ حضرت کو عمر دراز عطا فرمائے، حاسدین کے شر سے محفوظ فرمائے اور ہر محاذ پر کامیاب وکامران فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

☆☆☆

خلیفۂ امین شریعت حضرت علامہ ومولانا

مفتی عبد المغنی رضوی صاحب قبلہ

استاذ دار العلوم فیض الاسلام کیشکال چھتیس گڑھ

نازش لوح وقلم حضرت مولانا اشرف رضا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی قلمی طلعت باریاں جہان رضویت کی رعنائیوں کا شہکار بنی ہوئی ہیں، یکے بعد

دیگر اکابرین ملت واساطین امت کی تاریخ ساز شخصیت کا آفتاب عالم تاب فلک قرطاس پر طلوع پذیر ہوکر اپنے عہد زریں کی تابانیاں بکھیر تا رہا ہے۔ اللھم زد فزد

حضور امین شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ سبطین رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان کی اخلاص وتربیت اور فیضان کرم کا نتیجہ وثمرہ ہے کہ جنگل بھی منگل کا دل کش نظارہ پیش کررہا ہے۔ مفکر ملت، شیخ طریقت، ترجمان مسلک اعلیٰ حضرت، نور دیدۂ حضور امین شریعت حضرت علامہ مولانا مفتی سلمان رضا خاں صاحب قادری مدظلہ العالی اپنی خاندانی روش پر مستعدی سے قائم رہتے ہوئے اسی نظریات کریمہ اور عقائد عظیمہ کی ترویج واشاعت میں مصروف ومنہمک ہیں۔ بیعت وارادت کے ذریعہ گم گشتگان تیرو تار کو نور ہدایت سے سرفراز فرمارہے ہیں، فکر وتدبر کا یہ بحر بے کراں ہنگامہ آرائیوں سے کنارہ کش ہوکر آباء واجداد کی عطا کردہ امانت مسلک حقہ مسلک اعلیٰ حضرت کی آبیاری ہی کو اپنا نصب العین بنا رکھا ہے۔ علم وفن کی جوت جگانے والد بزرگوار کے قائم کردہ ادارہ کی ذمہ داریاں بھی آپ کے سر ہے، تعلیمی دانش گاہ ہو یا قلمی و ادبی وادیاں، تحریکی دنیا ہو یا تنظیمی میدان، خطابت کی کرسیاں ہو یا وعظ ونصیحت کی عطر بیزیاں، سلوک وعرفان کا آنگن ہو یا تعلیم وتربیت کا گلشن ہر جگہ آپ کی جلوہ نمایاں دکھائی دیتی ہیں۔

مستقبل میں بھی قوم وملت کی امیدیں آپ سے وابستہ ہیں، عوام وخواص کے درمیان آپ کی مقبولیت یکساں ہیں، آپ کی ذات علم دوست ہے، آپ کے اخلاق عمدہ ہیں۔ شائستگی آپ کا وجہ امتیاز ہے، بڑے منکسر المزاج، سادگی پسند، خندہ جبیں اور شیریں کلامی میں اپنی مثال آپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے صدقے مزید ترقیاں عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

☆☆☆

حضرت ڈاکٹر معین احمد خاں رضوی بریلوی

مؤرخہ ۲۵ ر رمضان المبارک ۱۴۴۰ھ

قرآن کریم میں اللہ رب العزت نے جہاں ایک طرف اولاد کو انسان کے لئے فتنہ قرار دیا ہے تو دوسری جانب قرآن وحدیث کی روشنی میں شریعت اسلامیہ نے نیک وصالح اولاد کو نعمت عظمیٰ و "ثواب جاریہ" کی حیثیت بھی عطا کی ہے۔ بعض اولادیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو نیک وصالح ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر اس طرح گامزن ہوتی ہیں کہ انہیں دیکھ کر ان کے اسلاف کے کردار کی جھلکیاں واضح طور پر نظر آتی ہیں۔

اس دور قحط الرجال میں شہزادۂ امین شریعت حضور حکیم شریعت علامہ سلمان میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی ذات گرامی وقار ان چند خوش نصیب نفوس قدسیہ میں شامل ہے جو اپنے آباء واجداد اور والد گرامی کی روایتوں وامانتوں کے نقیب وپاسدار کہلانے کے مستحق ہیں۔ مزاج میں تحمل وبردباری کے ساتھ ساتھ سادگی وخلوص کو دیکھ کر بے ساختہ حضور امین شریعت کی یادیں تازہ ہوجاتی ہیں، ان کی چند تقریریں بھی سننے کا اتفاق ہوا جس میں کوئی ایسا جوش وولولہ نظر نہیں آیا جس میں اپنے آپ کو بحیثیت مقرر شعلہ بار منوانے کا جذبہ کارفرما ہو بلکہ دل کی گہرائیوں سے نکلنے والے الفاظ نظر آئے جو مصطفےٰ جان رحمت ﷺ کی شریعت کی طرف دعوت دیتے نظر آئے اور یہی ہمارے بزرگوں کا طرۂ امتیاز ہے۔

دعا ہے کہ مولائے کریم ان کو اپنے بزرگوں کا سچا وارث وجانشین بنائے اور ہم سب کی وابستگی کو مزید مستحکم بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

☆☆☆

اسلاف کی امانتوں کے پاسبان
علامہ سلمان رضا خان قادری مدظلہ العالی

خلیفہ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ
مفتی غلام مصطفےٰ نعیمی صاحب
مدیر اعلیٰ سواد اعظم دہلی

خانوادۂ رضویہ بریلی شریف کی علمی دینی اور تبلیغی خدمات کا دائرہ دوصدی سے زیادہ پر محیط ومشتمل ہے۔ اس معزز خاندان کے جلیل القدر افراد نے شمشیر وسنان سے لیکر قلم وقرطاس تک ملت اسلامیہ کی خدمت اور اپنی قابلیت کے جوہر دکھائے ہیں۔ بات چاہے انگریزوں کے سامراج کو چنوتی دینے کی ہو یا پھر گستاخان رسالت کی ہفوات وخرافات پر بند باندھنے کی، خانوادۂ رضویہ کے شاہین صفت شہزادوں نے اپنے ہمت وقوت اور عشق رسالت کی حرارت سے اپنی غیرت ایمانی کا بھرپور ثبوت فراہم کیا۔

اسی معزز خاندان میں امین شریعت کے شہزادے حضرت علامہ مولانا سلمان رضا خان قادری مدظلہ العالی اس وقت اپنے اسلاف کی امانتوں کو سینے سے لگائے دعوت وتبلیغ اور اشاعت علم دین میں مصروف ومنہمک ہیں۔

پہلے عرس امین شریعت کے موقع پر برادر گرامی حضرت مولانا اشرف رضا قادری زید حبہ کے توسط سے پہلی ملاقات ہوئی، پہلی ملاقات سے ہی ان کی سادگی دل پر نقش ہوگئی۔ انتہائی محبت واپنائیت کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے، عرس کی وجہ سے مریدین ومحبین کا ہجوم تھا اس کے باوجود خاندانی روایت کے مطابق اچھی خاصی

ضیافت کا اہتمام کیا، اس درمیان کئی مرتبہ انتظامی کارکنان بلانے کے لئے آئے لیکن آپ نے محض ہماری خاطر کارکنان کو انتظار کو کہا جب کئی مرتبہ بلاوا آیا تو فقیر نے ادباً عرض کیا کہ حضور! اس وقت آپ کی مصروفیات زیادہ ہیں اس لئے آپ نے ہمارے لئے اتنا وقت نکالا، ضیافت فرمائی یہی ہمارے لئے بہت ہے اس لئے آپ تشریف لے جائیں تاکہ دیگر کاموں میں کوئی خلل نہ پڑے، جب باصرار ہم نے عرض کیا تب کہیں جاکر حضرت علامہ سلمان رضا صاحب یہ کہتے ہوئے اٹھے کہ آپ سب کو یوں چھوڑ کر جانا اچھا نہیں لگ رہا، آپ بعد عرس تشریف لائیں تب تفصیلی ملاقات اور گفتگو ہوگی۔

یہ وہ پہلی ملاقات تھی جو حضور سلمان ملت سے ہوئی اور دل پر نقش ہوگئی۔ اس ملاقات میں ہمارے ساتھ اہل سنت کے ایک مخلص ومتحرک صحافی محترم زبیر قادری مدیر اعلیٰ افکار رضا ممبئی بھی تشریف فرما تھے۔

بعد میں مولانا اشرف رضا صاحب قبلہ سے معلوم ہوا کہ صوبہ چھتیس گڑھ ایم پی واڈیشہ تک آپ کی علمی وتبلیغی خدمات کا دائرہ پھیلا ہوا ہے۔ آپ کئی مدارس ومساجد کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔ آپ کی محبتوں کے زیر سایہ مولانا اشرف رضا صاحب نے تحریری طور پر حضرت امین شریعت کی حیات وخدمات اور آپ کے خطبات وخطوط پر گرانمایہ سرمایہ اہل سنت کو عطا کیا اور اب حضور سلمان ملت علامہ سلمان رضا خاں قادری مدظلہ العالی کی علمی دینی خدمات کو تحریری شکل میں قلم بند فرما کر ایک اہم کام انجام دینے جارہے ہیں۔ فقیر نعیمی دل سے مبارکباد پیش کرتا ہے۔ خدا کرے مولانا اشرف صاحب اسی طرح آسمان علم پر پرواز کرتے رہیں اور اکابرین رضویہ کے صدقہ وطفیل رفعتوں کی نئی منزلیں طے کرتے رہیں۔

ایں دعا از من وجملہ جہاں آمین باد

☆☆☆

حضرت علامہ سید اقبال احمد حسنی برکاتی

سکریٹری ''البرکات ٹرسٹ'' رجسٹرڈ (شہر گیا)

مسند نشین سجادۂ امین شریعت، فرمانروائے کشور اخلاص ومحبت،، داماد حضرت تاج شریعت، مداوائے دل گداختگان معرفت، پیکر اعمال سنن رسول رحمت، مرجع متلاشیان مشرب قادریت، مداح شہزادگان خانوادۂ برکاتیت، برج عرفان مسلک اعلی حضرت، شیخ طریقت، عالی مرتبت حضرت علامہ ومولانا سلمان رضا خان دامت فیوضھم علی المسلمین، ایک ایسے دانائے راز ورموز ومعارف امین شریعت ہیں جن میں حضور سبطین ملت قدست اسرارھم کی علمی، عملی، فکری، تنظیمی حیات اور ان کے مطابق معمولات ومعاملات کی رواں دواں اور متحرک تصویر جملہ عاشقان حضرت امین شریعت کو روش بہ روش اور قدم بہ قدم دکھائی دیتی ہے۔ صلابت واصابت رائے، ہر خرد وکلاں کی بلا امتیاز امارت وغربت شناخت کا جوہر زرتاب حضرت سلمان میاں صاحب قبلہ کی قبائے علم ومعرفت پر دور سے محسوس کیا جاسکتا ہے۔

ان کو محسوس کیا جائے ہے خوشبو کی طرح
وہ کوئی شور نہیں ہیں کہ سنائی دیں گے

مسلک اعلی حضرت کے عرفان وتعارف کو اصلاح معاشرہ کی شکل میں لپیٹ کر سامعین وحاضرین کو مسحور ومبہوت کر دینے کا اچھوتا انداز حضرت کے خطابات میں خاکسار نے بارہا نمایاں طور پر محسوس کیا ہے۔ ایفائے عہد، سادگی، عالمانہ وقار وتمکنت، خردنوازی، عزت نفس اور خاندانی وجاہت، فدویت مسلک اعلی حضرت، حضور سلمان میاں صاحب قبلہ کی شخصیت کے وہ اجزائے ترکیبی ہیں جن سے حضرت ممدوح کا باوجود وجود عبارت ہے۔ اور میرے نزدیک آپ کی ملک کے ہر خطہ وعلاقہ میں مقبولیت عامہ کا سبب اور حضور امین شریعت نور اللہ مرقدہ کے بے داغ اور نکھرے نکھرے معاملات

طریقۂ تشہیر وتنفیذ مسلک اعلیٰ حضرت کی پیروی میں مضمر اور پھولوں سے شمشیروں کی دھاریں کند کرنے سے معنون ہے، یہی سبب ہے کہ فتح وکامرانی حضرت کے قدموں کے بوسے لے رہی ہے۔

یقین ہے ان کو بازی جیتنے کا فتح ان کی ہے
وہ گل دستے بناتے ہیں تو شمشیریں بناتا ہے

شاید یہی سبب ہے جس نے واقعتاً آزادانہ تبصرہ نگاروں کے قلم کو بھی موم کر دیا ہے۔ مجھے کچھ زیادہ نہ تحریر کا حکم صادر کیا گیا ہے نہ ہی خاکسار اس لائق ہے کہ اس عظیم شخصیت کی شخصیت پیمائی کر سکے۔ فلہٰذ الکلام ماقل ودل!! فقط

☆☆☆

سلمان شناسی: سنہرے حرفوں میں

خلیفۂ حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی
محمد شاہد القادری رضوی
مجلس علمائے اسلام مغربی بنگال

انسانی زندگی کی تاریخ بہت قدیم ہے، اسلامی عقیدے کے مطابق نسل انسانی کا سلسلہ حضرت ابوالبشر سیدنا آدم علیہ الصلاۃ والسلام سے شروع ہوا، اور اس قدر دراز ہوا کہ مختلف نسلوں، طبقات، رنگ وروپ، جنسیت اور قبیلوں میں تقسیم ہوتا چلا گیا، ہر ایک کی پہچان بنی اور ان میں سب کے سب اپنے ناموں سے مشہور ہوئے۔ نسل انسانی میں ہی انبیاء کرام کی بعثت ہوئی، صحابہ کرام اور اہل بیت کا نورانی قافلہ کا وجود ہوا، صلحا، اصفیا، اتقیا، افراد، اقطاب، ابدال، سالکین، مجددین، خاص وعام کی تخلیق ہوئی۔

جماعت محبوبین کو فوقیت حاصل ہوئی اور انہیں جنت کی بشارت دی گئی، کیونکہ ان نفوس قدسیہ کے شبانہ روز اطاعت وفرمانبرداری میں گزرے۔ جماعت مفسدین کو ذلت کا طوق ملا اور خائر وخاسب ہوئے اور دردناک عذاب کا اعلان ہوا، اس لئے ان

کی زندگی لہو ولعب سے عبارت رہیں۔ معلوم ہوا کہ بارگاہ قدس میں ان ہی کی پذیرائی ہے جن کا قلب ذکر الٰہی سے منور ہو، جن کا ذہن وفکر سبوح قدوس سے معمور ہو، جن کا دن سر بسجود میں گزرے، جس کی رات قیام اللیل ہو۔ ایسے افراد خال خال نظر آتے ہیں، یہی مستجاب الدعوات ہوتے ہیں، ان کی محفلیں بارونق ہوتی ہیں، مخلوقات کے دلوں میں ان کی محبت جاگزیں کر دیجاتی ہے اور ایسے نیک نام ہوتے ہیں کہ ہزار گمنامی کی دبیز چادریں تان دی جائیں، عشاق بوئے جان جاناں تک پہنچ ہی جاتے ہیں۔

حضرت نقی علی کی پاکیزہ نسل میں خوبصورت اور حسین وجمیل شہزادہ نے جنم لیا، اس نے اپنی آنکھیں ایک درویش صفت بزرگ کی گود میں کھولیں، نگاہ ولایت نے عالم طفولیت میں ہی انقلاب برپا کر دیا، جب شعور کی دہلیز پر قدم رکھا، وقت کے ابدال کی خدمت میں پیش کیا گیا، شہزادے کی ابدال زمانہ نے بسم اللہ خوانی کرائی اور دعائے سحر گاہی کے فیضان کی ایسی بارش کی کہ رفتار زمانہ کے ساتھ نشو ونما بھی ہو رہا ہے اور علم وعرفان کے باڑے سے فیضیان بھی ہو رہا ہے۔ ایام تعلیم ہی میں سفر روحانیت کے لئے ایک رہبر ومرشد کی جستجو لاحق ہوئی، ابا حضور! مجھے ایک مرشد کامل کی ضرورت ہے، جن کی روحانیت ہمارے لئے تاحیات سہارا بنے اور مشکل وقتوں میں حل المشکلات بن کر سایہ فگن بنے رہے، عارف حق والد گرامی اسی ابدال وقت کی بارگاہ میں لے کے پہنچے جو دکھی دلوں کا ملجا وماویٰ اور شکستہ دلوں کا سہارا تھا، عریضہ پیش ہوا، شہزادے دامن کرم سے وابستہ کر لیے گئے، گوہر مقصود سے بامراد ہوئے، آخری منزل تھی تربیت کی، راہ سلوک طے کرنے کی، قال اللہ وقال الرسول کے نغمۂ سنجیاں پر مہر صدق ووفا کی، کہاں جائے، کس کے پاس جائے، بستر پر کروٹیں بدل رہا اور سوچ وفکر میں غرق ہے کہ یکایک ایک موہنی صورت آنکھوں کے سامنے آ گئی، چہرہ ہشاش بشاش ہو گیا، صبح کا انتظار ہے، مسجدوں سے صدائے لا الہ الا اللہ گونجی، نماز فجر کی ادائیگی اور تسبیح وتحلیل سے فراغت کے بعد اپنی آرزو کی تکمیل کے لئے چل پڑا، قصر عارفاں میں داخل ہوتے ہی

وہی دلکش صورت تھی) جو تخیلات کی دنیا میں گردش کر رہی تھی، وہ عبادت میں مصروف تھے، اپنے معبود حقیقی کی اطاعت میں منہمک تھے، جونہی مصلیٰ سمیٹا گیا، سلام پیش کرنے کے بعد عریضہ خدمت اقدس پیش کیا گیا، مقبولیت کا تمغہ ملتے ہی زانوئے ادب تہہ کرنے کا سلسلہ دراز ہونے لگا اور ایک وقت وہ آیا، جس کا انتظار ماہ وسال سے ہو رہا تھا۔ سندات سے نوازے گئے، فقہی سند بھی ہے، اسمائے رجال کے عبور پر بھی سند ہے، قرآن فہمی کی بھی سند ہے، علم کلام وفلسفہ کی مہارت کی بھی سند ہے، تصوف وسلوک کی تربیت کی بھی سند ہے، علوم وفنون کی تکمیل کی بھی سند ہے۔ اور سلسلۃ الذہب سلسلہ غوث الاعظم کی خلافت واجازت کی بھی سند ہے۔

شہزادے نے عملی دنیا میں قدم رکھا، تدریس کی دنیا میں اپنا سکہ جمایا، خطابت کی زرق برق محفلوں میں اپنی سطوت کا علم لہرایا، نعت مصطفی سے اپنی سریلی آواز کو چار چاند لگایا، قرطاس وقلم کو آواز حق بنایا، رشد وہدایت سے زنگ آلود دل صیقل کر کے فیضان قادری جاری فرمایا، آبائی خانقاہ کی مسند پر جلوہ بار ہو کر جام عشق ووفا کی سبیل جاری کی اور کیف ومستی کا پاکیزہ مزاج دیا۔

اس شہزادے کا اسم گرامی حضرت علامہ مفتی سلمان رضا خاں قادری بریلوی (مدظلہ العالی) ہے، اس درویش صفت بزرگ کا اسم شریف حضور امین شریعت علامہ مفتی محمد سبطین رضا خاں قادری بریلوی (علیہ الرحمہ) ہے، اس ابدال زمانہ کا نام اقدس سرکار مفتی اعظم ہند علامہ مصطفی رضا خاں قادری محدث بریلوی (علیہ الرحمہ) ہے۔ اس موہنی صورت والی ذات کا اسم شریف حضور تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری ازہری (علیہ الرحمہ) ہے۔

فخر صحافت، طوطیٔ دبستان شعرستان، صاحب قرطاس وقلم، عاشق امین شریعت، برادر مکرم حضرت علامہ محمد اشرف رضا قادری رضوی سبطینی مدظلہ العالی نے شخصیت شناسی کے حوالے سے ایک تحریک چھیڑ رکھی ہے، منثور کے ساتھ منظوم میں

بھی، دنیائے علم وادب میں اپنا ایک مقام بنا رہے ہیں، عروج وارتقا کی منزل میں ہیں، علم وفن میں ممتاز حیثیت حاصل ہے، مرشد برحق حضور امین شریعت کی خصوصی دعائیں شامل حال ہیں۔

تحریک شخصیت شناسی کی ایک کڑی 'حکیم شریعت: ایک مختصر تعارف'' ہے، حضرت مولانا موصوف مدظلہ العالی نے بڑی عرق ریزی کے ساتھ سلمان شناسی کو معرض وجود میں لایا ہے، یہ انہیں کا حق بھی تھا کہ حضرت سلمان ملت مدظلہ العالی کے شبانہ روز ان کی آنکھوں کے سامنے ہیں، ان کی فعال اور متحرک زندگی صبح وشام ملاحظہ کرتے رہتے ہیں، ان کی تحریر رطب ویابس سے پاک اور تحقیقی مزاج لئے ہوئے ہے، مولیٰ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے (آمین)

☆☆☆

خلیفۂ امین شریعت وتاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد

مجیب الرحمٰن قادری مصباحی

مدظلہ العالی خطیب وامام مسجد غریب نواز سنجے نگر رائے پور چھتیس گڑھ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مرشد اجازت حضور امین شریعت، خلیفہ سرکار مفتی اعظم ہند علامہ الشاہ مفتی محمد سبطین رضا خاں قادری نوری بریلوی علیہ الرحمہ اپنی ذات میں انجمن اور فکر وفن کے شہنشاہ تھے، انہیں کی گود میں ایک شہزادہ نے اپنی آنکھیں کھولیں، نگاہ ولایت نے اس شہزادہ کو ایسی عظمتوں سے سرفراز فرمایا کہ زمانہ حیرت زدہ ہے، میری مراد نواسۂ فقیہ اعظم ہند داماد تاج الشریعہ حضور حکیم شریعت علامہ الشاہ سلمان رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی ہیں، اس شہزادہ نے بھی اپنے خاندانی جاہ وجلال کا خوب خوب پاس ولحاظ رکھا اور مشن امین شریعت کو اس قدر سینے سے لگا رکھا کہ زمانہ کی نگاہ جب اس شہزادہ پر پڑتی ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ حضور حکیم شریعت اپنے والد گرامی حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کی

چلتی پھرتی تصویر ہیں اور ان کی زندگی کے عملی تفسیر ہیں، یہی سبب ہے کہ جب امین شریعت علیہ الرحمہ نے اپنا ولی عہد اور جانشین نامزد کرنا چاہا تو بلا کسی تامل کے حضور حکیم شریعت مدظلہ العالی کے بارے میں اپنا ولی عہد اور جانشین ہونے کی تحریر ثبت فرمادی، جس کی تائید و تصدیق کے طور پر مسجد غریب نواز سنجے نگر رائے پور چھتیس گڑھ سے جمعہ کے دن عین خطبہ سے چند منٹ قبل ممبر شریف سے حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ نے بھی اعلان فرمادیا۔

اسی سراپا فضل وکمال والی ذات کے کارنامے سے قوم کو روشناس کرانے کے لئے نازش قرطاس وقلم حضرت مولانا محمد اشرف رضا قادری مدظلہ العالی نے سلمان شناسی پر ایک کتاب ترتیب دی ہے، اور یہ ان ہی کا حق بھی ہے کہ حضور سلمان ملت کی خدمت بابرکت میں رہنے کا شرف حاصل ہے۔ مولیٰ اس کتاب سے فیض حکیم شریعت کو عام فرمائے اور مسلک اعلیٰ حضرت کا بول بالا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

ساتواں باب
منظومات

حضرت مولانا اشرف رضا قادری
مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت

دنیا میں بڑا نام ہے سلمان رضا کا
فیضان نظر عام ہے سلمان رضا کا

اللہ نے بخشی ہے انہیں عزت و شہرت
حاسد جو ہے گمنام ہے سلمان رضا کا

جو حضرت سبطین کا ہے میرا وہی ہے
سن لو یہی پیغام ہے سلمان رضا کا

ہے مل گئی سبطین کی سجادہ نشینی
ہر بزم میں اکرام ہے سلمان رضا کا

جس میں مرے سبطین نے ہے جام پلایا
پیالہ ہے وہی جام ہے سلمان رضا کا

حاسد کو کبھی منہ یہ لگاتے ہی نہیں ہیں
بس امن ہی پیغام ہے سلمان رضا کا

ملت کی اشاعت کبھی مسلک کی حفاظت
یہ دو ہی اہم کام ہے سلمان رضا کا

سبطینی اصولوں پہ جو انگلی ہے اٹھاتا
اس شخص پہ الزام ہے سلمان رضا کا

آغاز بھی اچھا ہے بفیضان رسالت
خوش بخت ہر انجام ہے سلمان رضا کا

سہ ماہی کی اشرفؔ کو ملی ہے جو ادارت
سمجھو کہ یہ انعام ہے سلمان رضا کا

☆☆☆

حضرت مولانا اشرف رضا قادری
مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت

چرخِ علم و فضل کے شمس و قمر سلمان ہیں
جلوۂ احمد رضا سے خوب تر سلمان ہیں

عالم و مفتی، مقرر، دیدہ ور سلمان ہیں
درمیانِ اہلِ سنت معتبر سلمان ہیں

تاجدارِ علم و حکمت، ماہتابِ فکر و فن
مکتبِ عشق و وفا، حسنِ نظر سلمان ہیں

زیر کر کے اہلِ باطل کو ہوئے ہیں سرفراز
دعوت و تبلیغ کے پیش و زبر سلمان ہیں

مسلکِ احمد رضا خاں کے نقیب و پاسباں
شاہراہِ حق پہ بے خوف و خطر سلمان ہیں

باپ دادا کے علوم و معرفت کی یادگار
باغِ استاذِ زمن کے اک ثمر سلمان ہیں

ان کی علمی گفتگو سے یہ حقیقت ہے عیاں
بالیقیں من جملۂ اہلِ نظر سلمان ہیں

حجۃ الاسلام و نوری کی نگاہِ فیض سے
پیشِ باطل آج بھی سینہ سپر سلمان ہیں

قوم و ملت کی قیادت رب نے بخشی ہے انھیں
درمیانِ اہلِ سنت با اثر سلمان ہیں

نورِ عینِ والدہ، حسنین کے دل کا قرار
حضرتِ سبطین کے لختِ جگر سلمان ہیں

وہ مفکر، وہ مدبر، وہ ”شریعت کے حکیم“
صاحبِ اوصاف دیکھو کس قدر سلمان ہیں

جس کے سائے میں ملا کرتا ہے اس دل کو سکون
شفقت و رافت کے اک ایسے شجر سلمان ہیں

قول ہے برحق اے اشرف "الوَلَدُ سِرٌّ ابی"
اپنے بابا جان کے فائق پسر سلمان ہیں

تہنیت نامہ

حضرت مولانا اشرف رضا قادری
مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت

حکیم شریعت ہیں سلمانِ ملت
امین طریقت ہیں سلمانِ ملت
چراغِ ہدایت ہیں سلمانِ ملت
کتابِ محبت ہیں سلمانِ ملت
ضیائے بصیرت ہیں سلمانِ ملت
تجلیِ حکمت ہیں سلمانِ ملت
شجر ہائے راحت ہیں سلمانِ ملت
گلِ باغِ الفت ہیں سلمانِ ملت
بہی خواہِ ملت ہیں سلمانِ ملت
کہ اک شکلِ نصرت ہیں سلمانِ ملت
دعاؤں کی برکت ہیں سلمانِ ملت
ولی کی بشارت ہیں سلمانِ ملت
رضا کی امانت ہیں سلمانِ ملت
ہر اک کی ضرورت ہیں سلمانِ ملت
بڑے بیش قیمت ہیں سلمانِ ملت
حسیں ایک نعمت ہیں سلمانِ ملت

اسیرِ محبت ہیں سلمانِ ملت
سفیرِ عقیدت ہیں سلمانِ ملت
تصلب کی شدت ہیں سلمانِ ملت
نقیبِ روایت ہیں سلمانِ ملت
امینِ شریعت نے فرمایا خود ہی
مرے گھر کی زینت ہیں سلمانِ ملت
یہی بولے فرزندِ صدر الشریعہ
کہ شانِ فقاہت ہیں سلمانِ ملت
حسینی میاں بولے چھتیس گڑھ میں
چراغِ قیادت ہیں سلمانِ ملت
یہ کہتے ہیں سجادۂ کالپی بھی
نگہبانِ سنت ہیں سلمانِ ملت
جو پوچھو تو گلزارِ ملت کہیں گے
گلِ باغِ نسبت ہیں سلمانِ ملت
امینِ شریعت کے ہیں شاہزادے
اک انمول دولت ہیں سلمانِ ملت
اکابر نے ذیشان ان کو کہا ہے
اصاغر کی حاجت ہیں سلمانِ ملت
ہیں فنِّ خطابت کے کوہِ ہمالہ
فصاحت کا پربت ہیں سلمانِ ملت

ٹپکتا ہے نور ان کی روشن جبیں سے
بہت خوب صورت ہیں سلمانِ ملت
ہیں اخلاق میں اپنے والد کے مظہر
بڑے پاک طینت ہیں سلمانِ ملت
جہاں عظمتوں کو ہے ملتی بلندی
وہ مینارِ عظمت ہیں سلمانِ ملت
سکون ان سے ملتا ہے قلب و نظر کو
نگاہوں کی فرحت ہیں سلمانِ ملت
تصوف کی، تقویٰ کی، اور معرفت کی
بلند اک عمارت ہیں سلمانِ ملت
امینِ شریعت کی فکر و نظر کی
نئی اک اشاعت ہیں سلمانِ ملت
رگِ سنیت سست ہوگی بھی کیسے
جب اس کی حرارت ہیں سلمانِ ملت
بزرگوں نے یہ کہہ کے بخشی خلافت
کہ مہرِ لیاقت ہیں سلمانِ ملت
ملی ان کو سبطین کی جانشینی
کمالِ سعادت ہیں سلمانِ ملت
مجھے ہر قدم پر سہارا ہے ان کا
مرے عزم و ہمت ہیں سلمانِ ملت

جہاں پیاس بجھتی ہے تشنہ لبوں کی
وہ بحرِ سخاوت ہیں سلمانِ ملت
وراثت میں ان کو ملی حق بیانی
نوائے صداقت ہیں سلمان ملت
ہے تحریکِ سبطین زندہ، کہ اس کی
حسیں اک علامت ہیں سلمان ملت
مرے باغِ دل میں خزاں آئے کیوں کر
بہارِ مسرت ہیں سلمانِ ملت
ہیں سبطینِ ملت مربی ہمارے
انہی کی کرامت ہیں سلمانِ ملت
مری کشتِ ہستی نہ ویران ہوگی
سحابِ عنایت ہیں سلمانِ ملت
جسے پڑھ کے نفرت سے باز آئے دنیا
وہ روشن عبارت ہیں سلمانِ ملت
محبت سے دیکھو تب اندازہ ہوگا
نظر کی طہارت ہیں سلمان ملت
نہ کیوں سر رہے ان کا اونچا کہ سر پر
لئے تاجِ عظمت ہیں سلمانِ ملت
اساطینِ امت کا ہے یہ تاثر
کہ پاکیزہ سیرت ہیں سلمان ملت

ہزاروں مریدین کے دل کے ارماں
ہزاروں کی حسرت ہیں سلمانِ ملت
اے اشرفؔ بڑی خوبیوں کے ہیں جامع
ہمارے جو حضرت ہیں سلمانِ ملت

حضور حکیم شریعت کی بغداد شریف سے
واپسی پر ہدیۂ تبریک

از: مولانا اشرف رضا قادری
مدیر اعلیٰ سہ ماہی امین شریعت

فضلِ مولیٰ سے ہُوا پیارا سفر بغداد کا
حضرت سلمان پر چھایا اثر بغداد کا

دولتِ فیضانِ غوث پاک سے ہیں شاد کام
مرحبا لطف و کرم لائے ہیں گھر بغداد کا

چوم آئے ہیں اکابر اولیا کی چوکھٹیں
اب نہ جائے گا تصور عمر بھر بغداد کا

قادری دربار سے لوٹے ہیں لے کر طلعتیں
نور چہرے پر نہ کیوں آئے نظر بغداد کا

تیری نظروں کو نگاہیں دیکھتی ہیں رشک سے
خوب نظارہ کیا شام و سحر بغداد کا

قادری نسبت تری اب اور با برکت ہوئی
آ گیا نخل محبت میں ثمر بغداد کا

کیوں نہ گھیرے عاشقوں کی التجاؤں کا ہجوم
لے کر آئے ہیں دعاؤں میں اثر بغداد کا

اشرفؔ رضوی کے دل کی آرزو ہے یا خدا
کاش ہو سر کو میسر سنگ در بغداد کا

حضرت مولانا پھول محمد نعمتؔ رضوی صاحب
مظفرپور (بہار)

حضرتِ سلمان ملت کی نرالی شان ہے
ہے چہیتا جو رضا کا سنیت کی جان ہے

صرف چھتیس گڑھ، اڑیسہ اور بریلی ہی میں کیا
آج تو مداح ان کا سارا ہندوستان ہے

صدقے میں سبطین اور تاج الشریعہ کےؒ جناب
سنیوں میں آج ان کی بھی الگ پہچان ہے

دیکھ کر تحریر اور تقریر کو سننے کے بعد
بول اٹھے علمائے ملت علم وفن کی کان ہے

امن کی اور عافیت کی کرتے رہتے ہیں دعا
وہ رضا والے ہیں ان کا نام ہی سلمان ہے

جن کی عظمت اور حکمت کا ہے شہرہ چار سو
گلشنِ رضوی کا بے شک یہ بھی اک ریحان ہے

تہنیتِ سلمانِ ملت کی لکھو نعمتؔ میاں
حضرتِ مولانا اشرف کا ہوا فرمان ہے

☆☆☆

حضرت مولانا پھول محمد نعمتؔ رضوی صاحب
مظفر پور (بہار)

زباں پر تذکرہ ہے حضرتِ سلمان ملت کا
نرالا راستہ ہے حضرتِ سلمان ملت کا

رضا کا جو نہیں ہرگز وہ میرا ہو نہیں سکتا
یہ قول خوش نما ہے حضرتِ سلمان ملت کا

چلے جس پر ہیں سبطینؔ و رضاؔ و مفتیٔ اعظم
وہی تو راستہ ہے حضرتِ سلمان ملت کا

اکیلے بات ان کی ہی نہیں سارا قبیلہ ہی
شہِ دیں پر فدا ہے حضرتِ سلمان ملت کا

بھٹکنے کا ہمیں اب کوئی بھی خطرہ نہیں نعمتؔ
پتہ جو مل گیا ہے حضرتِ سلمان ملت کا

حضور حکیم شریعت کی سند فضیلت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شهادة الفضيلة من الجامعة النورية الرضوية

الواقعة ببلدة بريلي (الهند)

الحمد لله المسلسل احسانه ○ المتصل انعامه ○ غير مقطوع فضله و
آلامه وافضل الصلوة وآكمل السلام المتواتر الموصول على اجل مرسل كشاف كل
معضل منتهى سلاسل الانبياء العظام عليه وعليهم الصلوة والسلام ○ وعلى آله ذوى
الفضل والانعام ○ واصحابه نجوم اهل الاسلام ○ اما بعد فان المولوى ——
—— بن —— المتوطن ——
المولود فى —— سنة —— الموافقة —— سنة
ولما حصل له الفراغ من الجامعة النورية الرضوية من الكتب الدرسية المتداولة فاجزناه
على بركة الله تعالى ثم على بركة رسوله الاعلى صلى الله عليه وسلم بالاشتغال بتدريس
العلوم الدينية واعطيناه هذا السند شهادة الفضيلة بسنة —— من
الهجرية الموافقة لسنة الميلادية —— ليكون تذكرة بافشاء احكام الدين
○ واعلاء كلمة الحق اليقين ○ واوصيناه بعض النواجذ على مذهب اهل السنة والجماعة
وان يحلى ظاهره وباطنه على تقوى الله تعالى واتباع سنة السنية النبوية على صاحبها الصلوة
والتحية ——

امضاء شيخ الجامعة　　امضاء المدير مع الخاتم

خاتم المدرسة

حضور حکیم شریعت کی سند حدیث از حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ

حضور حکیم شریعت کی سند خلافت از حضور امین شریعت

سند الاجازة السلسلة العالية القادرية البركاتية الرضوية النورية المصطفوية

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

الحمد لله وکفی وسلام علی عباده الذی اصطفی خصوصا علی حبیب سیدنا محمد ن المصطفی نبیه المجتبی رسوله المرتضی وعلی اٰله وصحبه اولی الصدق والصفا لاسیما الاربعة الخلفاء وعلی جمیع التابعین وجمیع ائمة الدین الحنفاء والاولیاء العرفا لاسیما الامام الاعظم والهمام الافخم ابی حنیفة کاشف الغمة امام ائمة الشریعة الغراء والغوث الاعظم الغیاث الاکرم سیدنا ابی محمد محی الدین والطریق البیضاء سیدنا الشیخ عبد القادر الجیلانی رضی الله تعالیٰ عنه وعلی جمیع الصلحاء اهالی الوفا ثم علینا الی یوم الجزاء اما بعد فقد التمس منی . . . . . . لاجازة السلسلة العالیة القادریة الرضویة النوریة المصطفویة فاجزته علی برکة الله تعالیٰ ذو الجلال ثم علی برکة رسوله الاعلیٰ صاحب الجمال جل جلاله وعم نواله وعلیه الصلاة والتحیة والثناء کما اجازنی شیخی وسندی وکنزی فی ذخری لیومی وغدی علامة الزمان مولانا الشاه محمد مصطفیٰ رضا خان القادری مفتی اعظم الهند علیه الرحمة والرضوان ابن اعلیٰ حضرت مجدد الملة والدین شیخ الاسلام والمسلمین راس المحققین مولانا الشاه احمد رضا خان البریلوی رضی الله تعالیٰ عنهما بارک الله لنا ولاه واصلح حالی وعمله امین امین امین برحمتک یا ارحم الراحمین ٥

حضور امین شریعت کا وصیت نامہ مع دستخط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میں محمد سبطین رضا خاں ابن محمد حسنین رضا خاں اپنے پورے ہوش و حواس میں اپنی اولاد کو بالخصوص محمد سلمان رضا اور محمد نعمان رضا کو وصیت کرتا ہوں کہ سختی سے مسلک اہل سنت والجماعت (مسلک اعلیٰ حضرت) پر قائم رہیں اور ہمہ وقت بدمذہبوں سے تنفیر اور ترویج مسلک اعلیٰ حضرت میں کوشاں رہیں، یہی وصیت اپنے تمام احباب اقارب متعلقین متوسلین سلسلۂ رضویہ کو کرتا ہوں۔

محمد سلمان رضا کو بشرط علم و عمل واستقامت اپنا ولی عہد مقرر کرتا ہوں، محمد نعمان رضا کو اسی شرط پر محمد سلمان رضا کا معاون مقرر کرتا ہوں، اور دونوں کو اتحاد و اتفاق اور ترویج مسلک میں ایک دوسرے کے تعاون کی ہدایت کرتا ہوں، مسجد و مدرسہ کے متولی وارکین سب مسلک اعلیٰ حضرت پر کاربند ہوں اور معمولات اہل سنت سلام وغیرہ بدستور قائم رکھے جائیں۔

کسی کو نہیں معلوم کہ وہ کب دنیا سے رخصت ہوگا اور اس کی آخری آرام گاہ کہاں ہوگی، لہٰذا بعد انتقال جو جگہ احباب کی رائے سے متعین ہو وہاں مجھے دفن کیا جائے، اس سلسلے میں اگر کوئی وصیت پہلے ہوئی وہ کالعدم ہے۔

محمد سبطین رضا قادری بریلوی
۱۱۶ر کانکر ٹولہ پرانا شہر بریلی شریف
۱۳ر اپریل ۲۰۱۴ء بروز اتوار

(دستخط) فقیر محمد سبطین

مسجد غریب نواز رائے پور چھتیس گڑھ سے
قاضیٔ شریعت کا اعلان مع دستخط

मजलिसे इत्तेहाद ...

सुन्नी हन्फी मस्जिद हजरत गरीब नवाज

संजय नगर, रायपुर छ.ग.

79992-11121, 93296-80689

मुतवल्ली - काज़ी मो. [illegible]

क्र.

तारीख 21/09/13

۹۲ — ۷۸۶

[illegible] اعلان کیا جاتا ہے کہ آج مورخہ ۲۰ [illegible]

۱۴۳۴ھ مطابق ۲۷ ستمبر ۲۰۱۳ء بروز جمعہ جانشین مفتی اعظم

قاضی القضاۃ [illegible] حضور تاج الشریعہ علامہ اختر رضا خاں قادری ازہری

میاں [illegible] بریلی شریف نے مسجد غریب نواز [illegible]

میں جمعہ کی نماز پڑھائی اور [illegible] حضور [illegible] اعلان

بھی فرمایا کہ حضور امین شریعت سبطین رضا خاں قادری [illegible]

[illegible]

[illegible]

علامہ محمد سلمان رضا خاں [illegible]

[illegible]

[illegible]

میں [illegible]

[illegible]

[illegible]

काज़ी मो. अनवर रिज़वी
मुतवल्ली
सुन्नी हन्फी मस्जिद गरीब नवाज
संजय नगर रायपुर (छ.ग.)
मोब.-07999211121

21/09/13

حضور امین شریعت کے چند خطوط کے عکس
بنام حضور حکیم شریعت

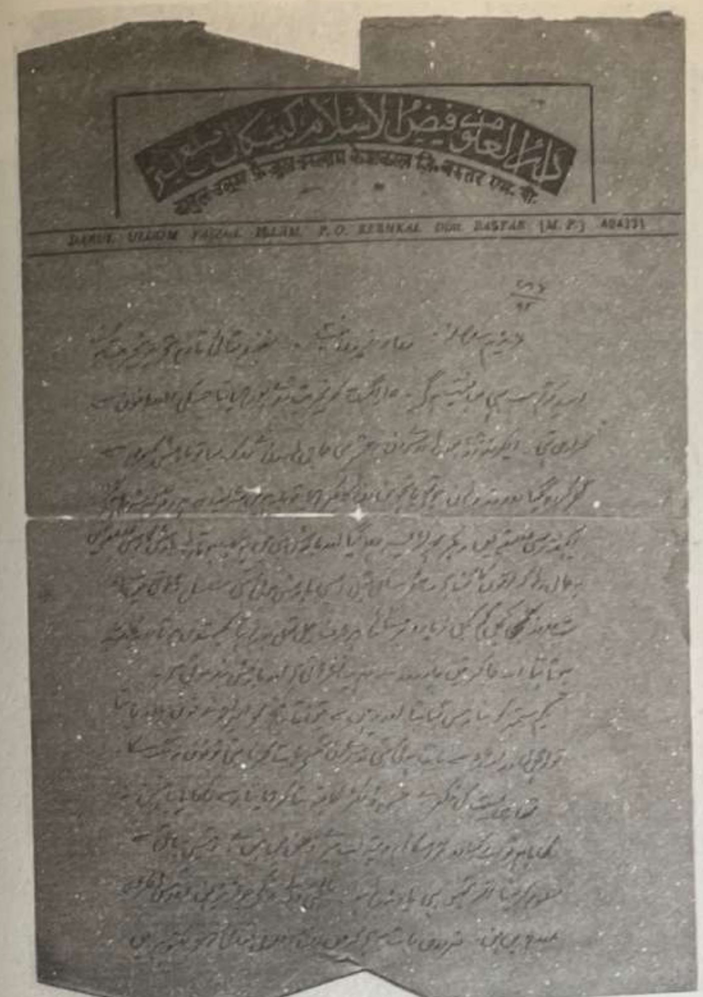

دارالعلوم فیض الاسلام کیشکال بستر

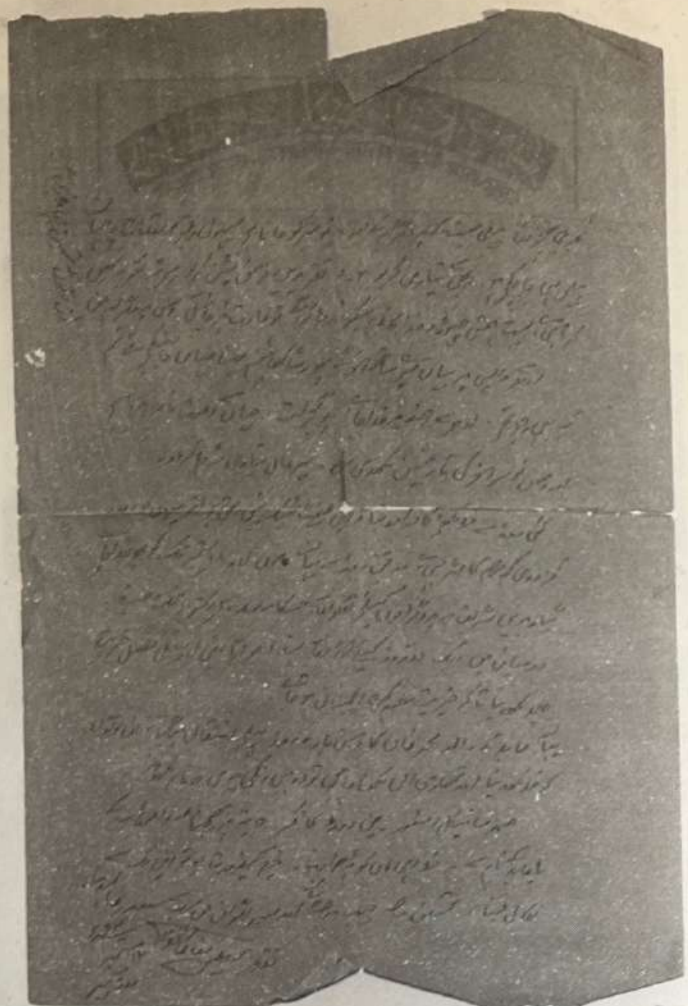

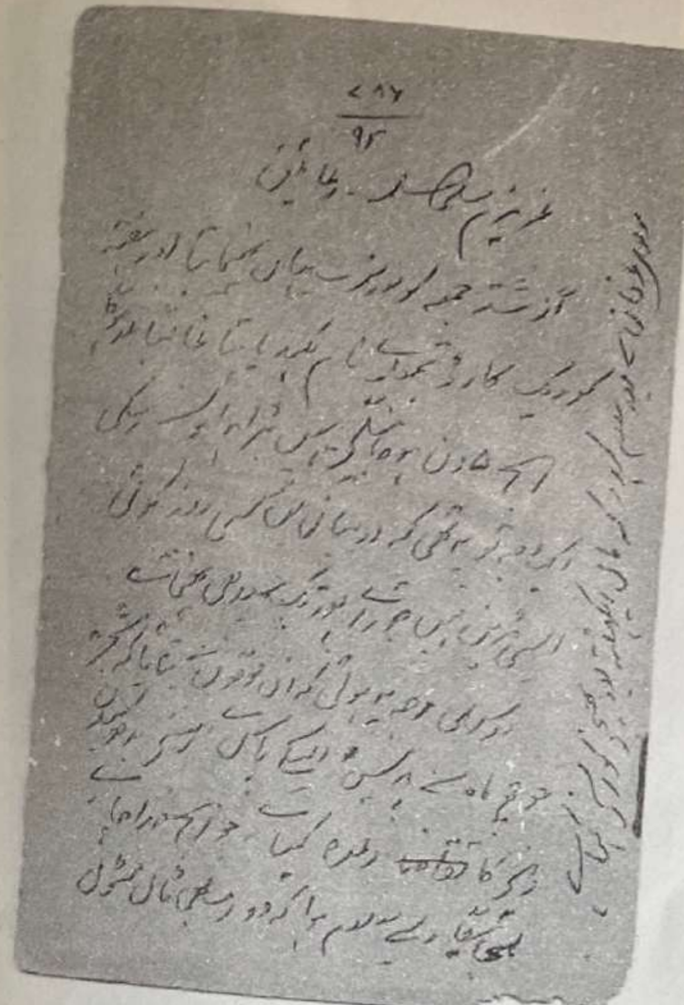

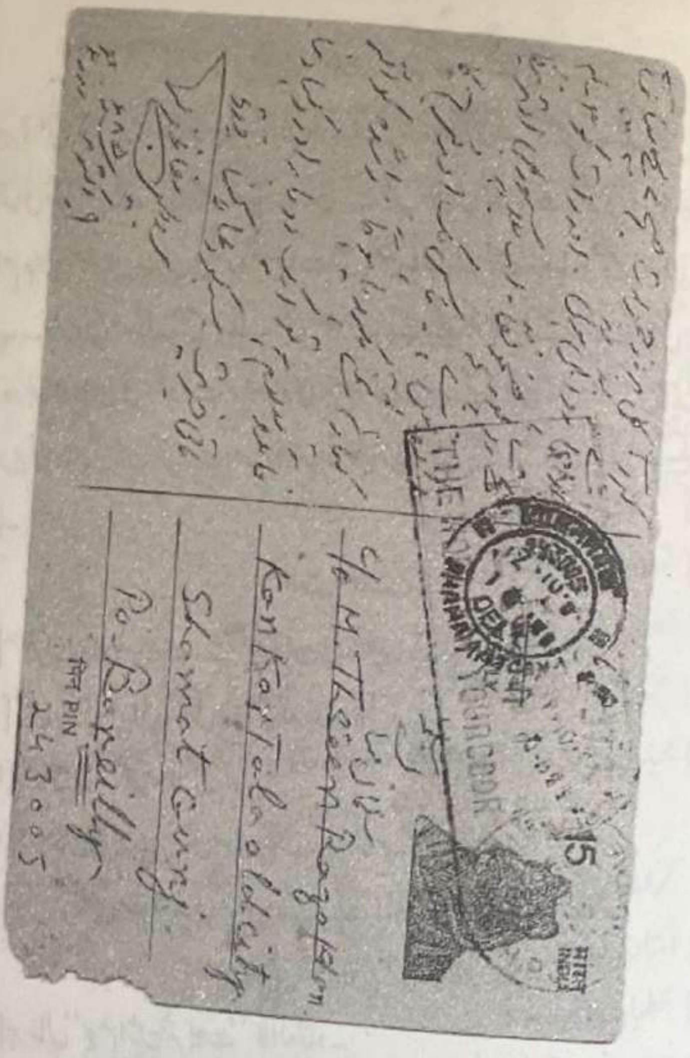
c/o M. Tehseen Raza Khan
Kankar Tola old city
Shahmat Gunj
P.O. Bareilly
पिन PIN 243005

امین شریعت دار المطالعہ بلودا بازار چھتیس گڑھ

[اغراض ومقاصد وآئینۂ خدمات]

نبیرۂ اعلیٰ حضرت حضور امین شریعت علامہ الحاج الشاہ مفتی محمد سبطین رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان نابغۂ روزگار شخصیات میں سے ہیں جن کی خدمات وتقویٰ کی خوشبو سے مشام جاں معطر ہیں۔ ان کی فکر وتعلیمات میں تعلیماتِ امام احمد رضا کا فیض جھلکتا ہے۔ آپ نے فروغِ مسلک حق مسلک اعلیٰ حضرت کے لیے جو کامیاب تحریک چلائی؛ اسے زندہ رکھنا اور اس کی اشاعت کرنا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔ اسی پس منظر میں ایک لائبریری بنام ”امین شریعت دار المطالعہ بلودا بازار چھتیس گڑھ“ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

مقاصد:

[۱] حضرت امین شریعت کے مشن کا فروغ وتعلیمات کی اشاعت۔
[۲] علمی، ادبی، لسانی، تحقیقی وثقافتی قدروں کا فروغ۔
[۳] کتابیں اور علمی مواد جمع کرنا۔
[۴] فکر امین شریعت پر مبنی مواد وکتب کی اشاعت۔

ان مقاصد کی تکمیل کے لیے ”امین شریعت دار المطالعہ“
حسب ذیل خطوط پر آمادۂ کار ہے:

[۱] ہر سال ”یوم امین شریعت“ کا انعقاد۔
[۲] حضور امین شریعت کے افکار ونظریات پر مبنی کتابوں کی اشاعت واہلِ علم تک

ترسیل۔
[۳] تین ماہی ”محفل امین شریعت“ اور ”سمپوزیم“ کا اہتمام۔
[۴] حضور امین شریعت کی کتابوں پر خطبات ومواعظ کا اہتمام۔
[۵] فقہ، افتا، تاریخ وسیر جیسے دیگر اہم عناوین پر معیاری کتب خانہ۔

اب تک امین شریعت دار المطالعہ سے مندرجۂ ذیل کتابوں کی اشاعت ہوئی۔ جب کہ مزید پر کام جاری ہے۔ اور مستقبل میں یہ سلسلہ خوش اسلوبی سے جاری رہنے کا امکان ہے۔

[۱] مکتوباتِ امین شریعت
[۲] اے عشق ترے صدقے
[۳] منظوم سوانح امین شریعت
[۴] تضمین اشرف
[۵] تصانیف اشرف: عکس ونقش
[۶] خطبات امین شریعت
[۷] حکیم شریعت: ایک مختصر تعارف
[۸] خیابانِ اشرف (استاذ زمن کی زمین پر کہے گئے نعتوں کا مجموعہ)

زیرِ اشاعت

[۱] کراماتِ امین شریعت
[۲] استاذ زمن نمبر
[۳] خطبات اشرف
[۴] خیابانِ نعت (صنف نعت اور اس کے متعلقات پر ایک پُر مغز رسالہ)

[۵] بہارِ عارض (نعتیہ مجموعہ)

[۶] گلبنِ باغِ نور (زمین رضا پر کہے گیے کلاموں کا مجموعہ)

[۷] خوشبوئے مناقب (مجموعۂ مناقب)

[۸] رموزِ سخن (غزلیات کا مجموعہ)

[۹] مقالات اشرف

[۱۰] تبصرے وتجزیے (مختلف تصانیف پر تبصروں کا مجموعہ)

[۱۱] قطعاتِ اشرف (قطعات کا مجموعہ)

[۱۲] تصانیف اشرف: عکس ونقش (جلد دوم)

حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کی تعلیمات وعلمی خدمات پر تحقیق کا سفر شوق جاری ہے۔ ان شاء اللہ ہر سال کتابیں منظر عام پر آتی رہیں گی۔ عوام اہلسنّت سے گزارش ہے کہ ان اہم مقاصد کی تکمیل میں حصہ لیں اور توشۂ آخرت جمع کریں۔

محمد اشرف رضا قادری

بانی امین شریعت دار المطالعہ

بلودا بازار چھتیس گڑھ

"نواسۂ فقیہ اعظم ہند داماد تاج الشریعہ حضور حکیم شریعت علامہ الشاہ سلمان رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی نے اپنے خاندانی جاہ و جلال کا خوب خوب پاس ولحاظ رکھا ہے اور مشن امین شریعت کو اس قدر سینے سے لگا رکھا ہے کہ زمانہ کی نگاہ جب اس شہزادہ پر پڑتی ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ حضور حکیم شریعت اپنے والد گرامی حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کی چلتی پھرتی تصویر ہیں اور ان کی زندگی کی عملی تفسیر ہیں۔"

حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمن مصباحی

خطیب وامام مسجد غریب نواز رائے پور

اس دور قحط الرجال میں شہزادۂ امین شریعت حضور حکیم شریعت علامہ سلمان میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی ذات گرامی وقار ان چند خوش نصیب نفوس قدسیہ میں شامل ہے جو اپنے آباء واجداد اور والد گرامی کی روایتوں و امانتوں کے نقیب و پاسدار کہلانے کے مستحق ہیں۔ مزاج میں تحمل و بردباری کے ساتھ ساتھ سادگی وخلوص کو دیکھ کر بے ساختہ حضور امین شریعت کی یادیں تازہ ہوجاتی ہیں۔"

حضرت ڈاکٹر معین احمد خان بریلوی

"تعلیمی دانش گاہ ہو یا قلمی وادبی وادیاں، تحریکی دنیا ہو یا تنظیمی میدان، خطابت کی کرسیاں ہو یا وعظ و نصیحت کی عطر بیزیاں، سلوک وعرفان کا آنگن ہو یا تعلیم وتربیت کا گلشن ہر جگہ آپ کی جلوہ نمایاں دکھائی دیتی ہیں۔"

حضرت مولانا مفتی عبدالمغنی صاحب خطیب و امام جامع مسجد کیشکال

”نواسۂ فقیہ اعظم ہند داماد تاج الشریعہ حضور حکیم شریعت علامہ الشاہ سلمان رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی نے اپنے خاندانی جاہ و جلال کا خوب خوب پاس ولحاظ رکھا ہے اور مشن امین شریعت کو اس قدر سینے سے لگا رکھا ہے کہ زمانہ کی نگاہ جب اس شہزادہ پر پڑتی ہے تو کہہ اٹھتے ہیں کہ حضور حکیم شریعت اپنے والد گرامی حضور امین شریعت علیہ الرحمہ کی چلتی پھرتی تصویر ہیں اور ان کی زندگی کی عملی تفسیر ہیں۔“

حضرت مولانا مفتی مجیب الرحمن مصباحی

خطیب و امام مسجد غریب نواز رائے پور

اس دور قحط الرجال میں شہزادۂ امین شریعت حضور حکیم شریعت علامہ سلمان میاں صاحب قبلہ مدظلہ العالی کی ذات گرامی وقار ان چند خوش نصیب نفوس قدسیہ میں شامل ہے جو اپنے آباء واجداد اور والد گرامی کی روایتوں و امانتوں کے نقیب و پاسدار کہلانے کے مستحق ہیں۔ مزاج میں تحمل و بردباری کے ساتھ ساتھ سادگی و خلوص کو دیکھ کر بے ساختہ حضور امین شریعت کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں۔“

حضرت ڈاکٹر معین احمد خان بریلوی

”تعلیمی دانش گاہ ہو یا قلمی وادبی وادیاں، تحریکی دنیا ہو یا تنظیمی میدان، خطابت کی کرسیاں ہو یا وعظ و نصیحت کی عطر بیزیاں، سلوک و عرفان کا آنگن ہو یا تعلیم و تربیت کا گلشن ہر جگہ آپ کی جلوہ نمایاں دکھائی دیتی ہیں۔“

حضرت مولانا مفتی عبدالمغنی صاحب خطیب و امام جامع مسجد کیشکال

یھناك تاج فضل سلمان بالسلام
دم فی جنان علم فی منعة الکرام

(حضور تاج الشریعہ علیہ الرحمہ)

جانشین صدر الشریعہ ممتاز الفقہاء حضور محدث کبیر حضرت علامہ

الشاہ مفتی ضیاء المصطفیٰ قادری رضوی مدظلہ العالی

''حضرت مولانا سلمان میاں مدظلہ العالی میں امین شریعت کے جلوے ہویدا ہونے شروع ہو گئے ہیں اور آگے کا انتظار آپ کریں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ یہ خود اپنے افعال و کردار کے آئینہ میں مسلک اعلیٰ حضرت ہیں، وہ دیکھنا ہو تو انکی ذات سے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ انکی عمر میں برکت دے اور آپ کے فیضان کو عام سے عام اور تام سے تام فرمائے اور سارے اہلسنت آپکے فیضان سے مالامال ہوتے رہیں۔''

''میں شہزادۂ امین شریعت حضرت سلمان میاں کی عزت کرتا ہوں اور میں ان کو امین شریعت کا سچا نائب مانتا ہوں، اِنکے دامن سے وابستہ رہو، قبر میں کام آئے گی یہ وابستگی اور حشر میں کام آئے گی یہ وابستگی۔ جنہوں نے انکا دامن پکڑا اعلیٰ حضرت کا دامن پکڑ لیا۔ اللہ تعالیٰ خیر فرمائے۔''

''الحمدللہ حضرت امین شریعت کے کردار کے اخلاق کے نمونہ ہیں شہزادہ گرامی مرتبت حضرت مولانا سلمان رضا خان صاحب مدظلہ العالی اور اُن کے اندر امین شریعت کا ایک طرح سے پیکر نظر آتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیشہ آپ کو حضرت سرکار مفتیٔ اعظم اور حضرت امین شریعت کے مخصوص فیوض و برکات کا تقسیم کرنے والوں میں بنائے رکھے۔''

(اقتباس تقریر حضور محدث کبیر دام ظلہ)

حجّانی رشیدہ بانو

حاجی محمد رضوان میمن صاحب گریابند چھتیس گڑھ

AMEEN-E-SHARIAT DARUL MUTALA

Baloda Bazar, Chhattis Garh